نور الإسلام وظلمات الكفر

في ضوء الكتاب والسنة

تأليف فضيلة الشيخ/ د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني حفظه الله تعالى

اسلام کا نور اور کفر کی تاریکیاں

اردو ترجمہ بقلم:

ابو عبد اللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

مترجم سے رابطہ کے لئے:

Mobile: +91-9773026335 • Tel.: +91-22-25355252
E-Mail: inayatullahmadani@yahoo.com

نُورُ الإسلام وَظُلُمَاتُ الكُفْرِ

فِي ضَوْءِ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

تأليف الفقير إلى الله تعالى

الدكتور سعيد بن علي بن وهف القحطاني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

فإن الشيخ عنايت الله بن حفيظ الله هندي الجنسية معروف لدي منذ دهر طويل بسلامة المنهج والمعتقد، وقد كان داعية (رسمي) في مكتب الجاليات والدعوة والإرشاد بمدينة عنيزة بالمملكة العربية السعودية، ثم انتقل للدراسة في الجامعة الإسلامية كلية الحديث الشريف وتخرج بتقدير ممتاز، ولمعرفتي بسلامة منهجه أذنت له بترجمة أي كتاب من كتبي يرغب في ترجمته، وقد ترجم لي إلى الآن خمسة عشر كتابا، راجعنا منها أربعة عشر كتابا فوجدناها مترجمة ترجمة سليمة على منهج أهل السنة والجماعة.

وأوصي من يرى تزكيتي هذه أن يجعل الشيخ عنايت الله محل الثقة فإنه كذلك، سواء كان ذلك في الترجمة أو غيرها من الأعمال، لأمانته، وصدقه، وسلامة معتقده، هكذا أحسبه والله حسيبه ولا أزكي على الله أحدا. وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين.

قاله وكتبه الفقير إلى الله تعالى

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

١٤٣١/٥/١١هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

من سعيد بن علي بن وهف القحطاني إلى الأخ الشيخ عنايت الله بن حفيظ الله سلمه الله تعالى.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أما بعد:

فأرجو إرسال كل كتاب تترجمونه من كتبي إلى موقع دار الإسلام بعد مراجعته، حتى ينشر في هذا الموقع المبارك، والله أسأل أن يجعل ذلك في موازين حسناتكم وجزاكم الله خيرا.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

أخوك ومحبك في الله

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

١٤٣١/٥/١١هـ

عرض مترجم

اسلام اللہ کا محبوب اور پسندیدہ دین ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً﴾(۱)۔

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور اسلام کو تمہارے لئے بحیثیت دین پسند کرلیا۔

نیز ارشاد فرمایا:

﴿إن الدين عند الله الإسلام﴾(۲)۔

بلاشبہ حقیقی دین اللہ کے یہاں اسلام ہی ہے۔

اسلام کے دنیا میں آنے بعد اس کے علاوہ دیگر ادیان ومذاہب باطل ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرسکتا، ارشاد باری ہے:

﴿ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة

(۱) سورۃ المائدہ:۳۔

(۲) سورۃ آل عمران:۱۹۔

من الخاسرين﴾(۱)۔

اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي أحد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن بالذي أرسلت به، إلا كان من أصحاب النار"(۲)۔

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اس امت کا جو بھی یہودی یا نصرانی میرے بارے میں سنے پھر مجھے جو کچھ دے کر بھیجا گیا ہے اس پر ایمان لائے بغیر مر جائے، تو وہ جہنمی ہوگا۔

اسلام ہی وہ دین ہے جس میں دنیا وعقبیٰ کی ساری سعادتیں پوشیدہ ہیں، اسی میں بندے کی فلاح وکامرانی مضمر ہے، اس کے بغیر دنیا کا کوئی کسی بھی مقام ومرتبہ کا شخص اللہ کے عذاب سے نجات نہیں پاسکتا۔

اسلام کے بالمقابل تمام سماوی وغیر سماوی ادیان ومذاہب کفر ہیں خواہ وہ

(۱) سورۃ آل عمران: ۸۵۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ، حدیث (۳۸۶)۔

بظاہر کتنے ہی حسین اور قرین قیاس کیوں نہ لگیں، کفر کے سبب انسان کے تمام اعمال ضائع اور اکارت ہوجاتے ہیں، کفر دنیا میں کافر کی ذلت وخواری اور اس کے خون ومال کی حلت کا سبب ہوتا ہے، اور آخرت میں وہ اسی کے سبب اللہ کے غیظ وغضب اور جہنم کے دائمی عذاب کا مستحق ہوگا۔

چونکہ کفر واسلام کے بعض مسائل پیچیدہ ہیں اس لئے ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلام کا معنیٰ ومفہوم، اس کے ثمرات، اس کے نواقض ونواقص، اسی طرح کفر کے مفہوم، اس کے تکفیری وغیر تکفیری اقسام، ارتداد کے انواع واقسام نیز کفر کے دنیوی واخروی مفاسد وغیرہ کی معرفت رکھے تاکہ ناحق کسی مسلمان کی تکفیر نہ کرے۔

زیر نظر رسالہ میں سعودی عرب کے معروف مصنف وداعی دین فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید بن علی القحطانی حفظہ اللہ نے ان تمام مسائل کی مختصر مگر عمدہ شرح فرمائی ہے، یہ رسالہ ان شاء اللہ اس باب میں عوام اور مبتدی طلبہ کے لئے یکساں مفید اور کارآمد ہوگا۔

راقم کی یہ گیارہویں طالبعلمانہ کاوش ہے جو اللہ کی توفیق سے زیور طبع سے آراستہ ہورہی ہے، میں سب سے پہلے اپنے اللہ ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس کی توفیق اور مدد سے کتاب کا ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا، اس کے بعد اپنے والدین بزرگوار کا شکر ادا کرتا ہوں جن کی انتھک تعلیمی وتربیتی کوششوں کی بدولت

دین اسلام کی ادنیٰ سی خدمت کا شرف حاصل ہوا، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وعقبیٰ کی بھلائیوں سے نوازے اوراسے ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے، اسی طرح اپنی اہلیۂ اہل خانہ اساتذۂ کرام اور جملہ معاونین کا شکر ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین)

بعدہ فاضل بھائی جناب فضیلۃ الشیخ ابوالمکرّم بن عبدالجلیل رحمہ اللہ تعالیٰ (۱) کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنھوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود انتہائی شرح صدر کے ساتھ کتاب پر نظر ثانی کی اور تصحیح فرمائی، فجزاہ اللہ خیراً۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ اردو داں حلقہ کو فائدہ پہنچائے نیز اس کے مؤلف، مترجم، مصحح ' ناشر اور جملہ معاونین کو اخلاص قول وعمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

مدینہ طیبہ: ابوعبداللہ/ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی

۲/ شوال بروز جمعرات

---

(۱) کتاب کے پریس میں پہنچنے سے قبل ہی آں موصوف اس دنیا سے کوچ کر گئے، اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے، حسنات کو قبول اور سیئات کو درگذر فرمائے، اللھم اغفرلہ وارحمہ آمین، (مترجم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقَدِّمَہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وسلم تسليماً كثيراً، أما بعد :

اسلام کے نور اور کفر کی تاریکیوں کے بارے میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں میں نے اختصار کے ساتھ اسلام کا مفہوم، اس کے مراتب، اس کے ثمرات، اس کی خوبیاں، اس کے نواقض (منافی امور) ذکر کئے ہیں نیز کفر، اس کا مفہوم، اس کے اقسام، تکفیر کی خطرناکی، تکفیر کے اصول اور کفر کے اثرات ونقصانات بیان کئے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پوری انسانیت کے

لئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ کو نور کے نام سے موسوم کیا ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے آپ کے ذریعہ حق کو روشن کیا' اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور کفر کو نابود کیا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿قد جاء كم من الله نور و كتاب مبين ﴾(۱)۔

یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهداً ومبشراً ونذيراً وداعياً إلى الله بإذنه وسراجاً منيراً﴾(۲)۔

اے نبی! ہم نے آپ کو گواہ' خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اپنے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ اپنی کتاب (قرآن کریم) کے ذریعہ اپنی رضا کے پیروکاروں کو سلامتی کی راہوں کی رہنمائی فرماتا ہے اور انہیں کفر

(۱) سورۃ المائدہ: ۱۵۔

(۲) سورۃ الاحزاب: ۴۵، ۴۶۔

کی تاریکیوں سے نکال کر اسلام کی روشنی کی طرف لاتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قد جاء كم من الله نور وكتاب مبين، يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ويخرجهم من الظلمات إلى النور بإذنه ويهديهم إلى صراط مستقيم﴾(۱)۔

یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنی رضا کی پیروی کرنے والوں کی سلامتی کی راہوں کی طرف رہنمائی فرماتا ہے، اور انہیں اپنے حکم سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور انہیں راہ راست کی رہنمائی کرتا ہے۔

نیز اللہ عزوجل نے بیان فرمایا ہے کہ وہ جس کے سینے کو اسلام' اس کی معرفت' اللہ کی وحدانیت کے اقرار اور اس کی اطاعت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لئے کھول دے درحقیقت وہی اپنے رب کے طرف سے روشنی' علم وبصیرت اور اپنے دل میں روشن نور کے سبب یقین کامل پر گامزن ہے'

(۱) سورۃ المائدہ: ۱۵، ۱۶۔

چنانچہ وہ اس حکم کا پیروکار اور اس کی منع کردہ چیزوں سے باز رہنے والا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿أفمن شرح الله صدره للإسلام فهو على نور من ربه فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله أولئک في ضلال مبين﴾ (۱)۔

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے' اور ہلاکت وبربادی ہے ان کے لئے جن کے دل یاد الٰہی سے (اثر نہیں لیتے بلکہ) سخت ہوگئے ہیں، یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

نیز ارشاد ہے:

﴿فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام ومن يرد أن يضله يجعل صدره ضيقاً حرجاً كأنما يصعد في السماء كذلک يجعل الله الرجس على الذين لا يؤمنون﴾ (۲)۔

---

(۱) سورۃ الزمر:۲۲۔

(۲) سورۃ الانعام:۱۲۵۔

تو جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے۔

میں نے اس رسالہ کو دو مباحث میں تقسیم کیا ہے، اور ہر مبحث کے تحت حسب ذیل مطالب ہیں:

☆ پہلا مبحث: اسلام کا نور

پہلا مطلب: اسلام کا مفہوم۔

دوسرا مطلب: اسلام کے مراتب۔

تیسرا مطلب: اسلام کے ثمرات اور اس کی خوبیاں۔

چوتھا مطلب: اسلام کے نواقض (اسلام کو توڑ دینے والے امور)۔

☆ دوسرا مبحث: کفر کی تاریکیاں

پہلا مطلب: کفر کا مفہوم۔

دوسرا مطلب: کفر کے اقسام۔

تیسرا مطلب: تکفیر کی خطرناکی۔

چوتھا مطلب: تکفیر کے اصول۔

پانچواں مطلب: کفر کے اثرات ونقصانات۔

میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اسے مبارک عمل اور میرے لئے اور جس شخص تک بھی یہ کتاب پہنچے اسے اس کے لئے نفع بخش بنائے، بیشک اللہ عزوجل کی ذات بہترین ذات ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے اور انتہائی کریم ہے جس سے امید وابستہ کی جاتی ہے، وہی ہمارے لئے کافی اور بہترین کارساز ہے، اور نیکی کی توفیق اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اللہ عظیم وبرتر ہی کی طرف سے ہے۔

وصلى الله وسلم وبارک على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

مؤلف

بروز منگل بوقت چاشت، مطابق ۱۶/۱۰/۱۴۱۹ھ

پہلا مبحث: اسلام کا نور

پہلا مطلب: اسلام کا مفہوم

اسلام کے لغوی معنیٰ تابعداری کرنے اور سرتسلیم خم کردینے کے ہیں، اورشریعت کی اصطلاح میں اس کا اطلاق دوحالتوں پر ہوتا ہے:

پہلی حالت: یہ ہے کہ ایمان کا ذکر کئے بغیر صرف اسلام کا ذکر کیا جائے، ایسی صورت میں اس سے اصول وفروع سمیت پورا دین اسلام مراد ہوگا، خواہ وہ اعتقادات ہوں یا اقوال وافعال، اس سے معلوم ہوا کہ اسلام جب تنہا بولا جائے تو اس سے زبان کا اقرار، دل کا اعتقاد اور اللہ تعالیٰ کی مقدر کردہ تمام چیزوں میں اس کے لئے سرتسلیم خم کردینا مراد ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گفتگو میں ذکر کیا گیا ہے(۱):

---

(۱) دیکھئے: مفردات الفاظ القرآن، از علامہ راغب اصفہانی، مادہ ''سلم'' ص۴۲۳، ==

﴿إذ قال له ربه أسلم قال أسلمت لرب العالمين﴾(۱)۔

جب ان کے رب نے ان سے کہا: فرماں بردار ہوجاؤ، انہوں نے کہا: میں نے دونوں جہان کے رب کی فرمانبرداری کی۔

نیز ارشاد ہے:

﴿إن الدين عند الله الإسلام﴾(۲)۔

بلاشبہ حقیقی دین اللہ کے یہاں اسلام ہی ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ورضيت لكم الإسلام ديناً﴾(۳)۔

اور میں نے اسلام کو بطور دین تمہارے لئے پسند کرلیا۔

نیز ارشاد باری ہے:

== معارج القبول، از شیخ حافظ بن احمد حکمی، ۲/۵۹۵۔

(۱) سورۃ البقرۃ:۱۳۱۔

(۲) سورۃ آل عمران:۱۹۔

(۳) سورۃ المائدۃ:۳۔

﴿ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين﴾ (١)۔

اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اسلام توحید کے ذریعہ اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے، اطاعت کے ذریعہ اس کے تابع فرمان ہونے اور شرک اور مشرکین سے اظہار براءت کرنے کا نام ہے۔

دوسری حالت: یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ اسلام کا ذکر کیا جائے، ایسی صورت میں اسلام سے ظاہری اعمال واقوال مراد ہوں گے اور اسی سے بندے کا خون محفوظ ہوگا خواہ ظاہری اعمال واقوال کے ساتھ اعتقاد بھی پایا جائے یا نہ پایا جائے (٢)۔

---

(١) سورۃ آل عمران: ٨٥۔

(٢) دیکھئے: مفردات الفاظ القرآن، از علامہ راغب اصفہانی، مادہ "سلم"، ص ٤٢٣، جامع العلوم والحکم، از ابن رجب، ١/١٠٤، معارج القبول از شیخ حافظ حکمی، ٢/٥٩٦۔

جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿قالت الأعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا أسلمنا ولما يدخل الإيمان في قلوبكم﴾ (١)۔

اعراب (بادیہ نشینوں) نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے، آپ کہہ دیجئے کہ تم ابھی مومن نہیں ہوئے ہو، بلکہ تم یہ کہو کہ تم اسلام لائے ہو، ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔

دوسرا مطلب: دین اسلام کے مراتب۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان کے لئے دین اسلام کی جن بنیادوں کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا واجب ہے وہ تین ہیں: بندے کا اپنے رب کو جاننا، اپنے دین کو جاننا اور اپنے نبی محمد ﷺ کی معرفت حاصل کرنا، چنانچہ اسلام دین کی بنیادوں میں دوسری بنیاد ہے، اور اس کے تین مراتب ہیں: اسلام، ایمان اور احسان، پھر ان تینوں مراتب میں سے ہر مرتبہ کے کچھ ارکان ہیں جو درج ذیل ہیں:

---

(١) سورۃ الحجرات: ١٤۔

اول: اسلام کا مرتبہ' اوراس کے پانچ ارکان ہیں: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں' اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا' ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جسے خانہ کعبہ تک پہنچنے کی استطاعت ہو اس پر اس کا حج کرنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا:

''الإسلام أن تشهد أن لاإله إلا الله وأن محمدا رسول الله، وتقيم الصلاة، وتؤتي الزكاة، وتصوم رمضان، وتحج البيت إن استطعت إليه سبيلاً''(۱)۔

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو' زکاۃ دو' ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر تمہیں اللہ کے گھر (کعبہ) تک پہنچنے کی طاقت ہو تو اس کا حج کرو۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الایمان والاسلام والاحسان، ۱/ ۳۷، حدیث (۸) بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے' وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''بني الإسلام على خمس: شهادة أن لاإله إلا الله وأن محمدا رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، وصوم رمضان، وحج البيت''(۱)۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس کی بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکاۃ دینا' ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور خانۂ کعبہ کا حج کرنا۔

دوم: ایمان کا مرتبہ، اس کی ستر سے زائد شاخیں ہیں' ان میں سب سے

(۱) متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ: ''بنی الاسلام علی خمس''، ۱/ ۹، حدیث (۸)، صحیح مسلم کتاب الایمان، باب ارکان الاسلام ودعائمہ العظام، ۱/ ۴۵، حدیث (۱۶)، نیز دیکھئے: ثلاثۃ الاصول، از شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ (حاشیہ ابن القاسم کے ساتھ طبع شدہ) ص ۲۵، ۴۷، مولف رحمہ اللہ نے مذکورہ ارکان میں سے ہر ایک کی ایک دلیل قرآن کریم سے اور ایک دلیل سنت نبوی سے ذکر فرمائی ہے۔

بلند شاخ ''لا الہ الا اللہ'' کہنا ہے اور سب سے کمتر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ اور اس کے چھ ارکان ہیں: اللہ پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر ایمان لانا' اس کی کتابوں پر ایمان لانا' اس کے رسولوں پر ایمان لانا' یوم آخرت پر ایمان لانا اور بھلی بری تقدیر پر ایمان لانا، کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سوال پر نبی کریم ﷺ کے جواب والے واقعہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

''أن تؤمن بالله، وملائكته، وكتبه، ورسله، واليوم الآخر، وتؤمن بالقدر خيره وشره''(۱)۔

یہ کہ تم اللہ' اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' یوم آخرت اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔

سوم: احسان کا مرتبہ، اس کا ایک ہی رکن ہے اور وہ یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو

(۱) اس حدیث کی تخریج ص (۱۸) میں گزر چکی ہے۔

تمہیں دیکھ ہی رہا ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سوال پر نبی کریم ﷺ کے جواب والے واقعہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جب جبرئیل نے ''احسان'' کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

''أن تعبد الله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك''(۱)۔

یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی زبان میں ''احسان'' کے معنی عمل کو خوب اچھی طرح انجام دینے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں احسان کی تعریف وہی ہے جسے نبی کریم ﷺ نے ان الفاظ میں کی ہے:

''أن تعبد الله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك''۔

یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر

(۱) اس حدیث کی تخریج ص (۱۸) میں گزر چکی ہے۔

تم اسے نہیں دیکھ رہے ہوتو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔

مقصود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''احسان'' کی تفسیر ظاہر وباطن کو سنوارنے کے ذریعہ فرمائی ہے' اور یہ کہ اللہ عزوجل کی قربت کا تصور کیا جائے، نیز یہ تصور کہ وہ اس طرح اللہ کے سامنے ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اور یہ چیز آدمی کے اندر خشیت الٰہی اور اس کا خوف وہیبت پیدا کرتی ہے نیز عبادت کو بحسن وخوبی انجام دینے' اور اس کے اتمام وتکمیل میں جدوجہد کے سبب اس میں اخلاص پیدا کرنے کا موجب ہے(۱)، اور ''احسان'' کی اسی اہمیت کے سبب قرآن میں اس کا ذکر کئی جگہوں پر آیا ہے، کبھی ایمان کے ساتھ' کبھی اسلام کے ساتھ' کبھی تقویٰ کے ساتھ اور کبھی عمل کے ساتھ، چنانچہ ایمان کے ساتھ احسان کا ذکر اللہ کے درج ذیل فرمان میں ہے:

---

(۱) جامع العلوم والحکم لابن رجب، ۱/۱۲۶، معارج القبول، لحافظ الحکمی، ۲/۶۱۱ ثلاثۃ الاصول، از شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ (حاشیہ ابن القاسم کے ساتھ طبع شدہ) ص۶۲، ۶۵، مولف رحمہ اللہ نے ایمان کے جملہ ارکان اور احسان کے رکن کے لئے قرآن کریم سے ایک دلیل اور ہر رکن کے لئے سنت نبوی سے ایک ایک دلیل ذکر فرمائی ہے۔

﴿لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا إذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وأحسنوا والله یحب المحسنین﴾(۱)۔

ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں' اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتا ہے۔

اور اسلام کے ساتھ احسان کا ذکر اللہ کے درج ذیل فرمان میں ہے:

﴿بلی من أسلم وجهه لله وهو محسن فله أجره عند ربه﴾(۲)۔

---

(۱) سورۃ المائدہ:۹۳۔

(۲) سورۃ البقرہ:۱۱۲۔

سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے تو اس کے لئے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے۔

نیز درج ذیل فرمان میں ہے:

﴿ومن يسلم وجهه إلى الله وهو محسن فقد استمسک بالعروة الوثقى﴾(۱)۔

اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی وہ نیکو کار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا۔

اور تقویٰ کے ساتھ احسان کا ذکر اللہ کے درج ذیل فرمان میں ہے:

﴿إن الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون﴾(۲)۔

یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔

اور کبھی کبھار 'احسان' کا علیحدہ ذکر بھی کیا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

(۱) سورة لقمان: ۲۲۔

(۲) سورة النحل: ۱۲۸۔

﴿للذين أحسنوا الحسنى وزيادة﴾(۱)۔

جن لوگوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے نیک انجام ہے اور ''مزید'' بھی۔

صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے ''مزید'' کی تفسیر جنت میں اللہ عزوجل کے چہرے کے دیدار سے کی ہے(۲)' اور ''محسنوں'' کے لئے یہ بڑی مناسب جزا ہے' کیونکہ احسان یہ ہے کہ مومن دنیا میں اپنے رب کی عبادت انتہائی حضور قلبی اور اللہ کی نگرانی کے تصور کے ساتھ کرے کہ گویا وہ اسے اپنے دل سے دیکھ رہا ہے، اور اپنی عبادت کی حالت میں اس کا دیدار کر رہا ہے، تو اس کی جزا اسے یہ ملی کہ آخرت میں وہ فی الواقع اللہ کو کھلی آنکھوں سے دیکھے گا(۳)۔

---

(۱) سورة یونس: ۲۶۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رویۃ المؤمنین في الآخرة ربهم سبحانه وتعالیٰ، ۱/۱۶۳، حدیث (۱۸۰)۔

(۳) دیکھئے: جامع العلوم والحکم، از ابن رجب، ۱/۱۲۶۔

تیسرا مطلب: اسلام کے ثمرات اور اس کی خوبیاں

اسلام کے عظیم فضائل، لائق تعریف اثرات اور عمدہ نتائج ہیں، ان میں چند چیزیں حسب ذیل ہیں:

۱- صحیح اسلام دنیا وآخرت کی تمام بھلائیوں کا باعث ہے۔

۲- اسلام پاکیزہ زندگی اور دنیا وآخرت کی سعادت کا عظیم ترین سبب ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿من عمل صالحا من ذكرٍ أو أنثى وهو مؤمن فلنحيينه حياة طيبة ولنجزينهم أجرهم بأحسن ما كانوا يعملون﴾(۱)۔

جو مرد یا عورت نیک عمل کرے دراں حالیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے یقیناً پاکیزہ زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔

(۱) سورۃ النحل: ۹۷۔

۳- اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) کفر کی تاریکیوں سے نکال کر اسلام اور ایمان کی روشنی کی طرف لاتا ہے۔

۴- اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا:

﴿قل للذين كفروا إن ينتهوا يغفرلهم ما قد سلف﴾(۱)۔

آپ ان کوفروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔

اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان کے اسلام لانے کے واقعہ کے سلسلہ میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی، تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر اور کہا: اپنا دست مبارک بڑھایئے تاکہ میں بیعت کروں، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ

(۱) سورۃ الانفال: ۳۸۔

سمیٹ لیا آپ نے فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوگیا؟ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: میں شرط رکھنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: کسی چیز کی شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس بات کی کہ (اللہ) میرے (سابقہ) گناہوں کی مغفرت فرمادے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''أما علمت أن الإسلام يهدم ما كان قبله، وأن الهجرة تهدم ما كان قبلها، وأن الحج يهدم ما كان قبله؟''(۱)۔

کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اسلام اپنے سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے، اور حج اپنے سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

۵- جب بندے کا اسلام بہتر ہوتا ہے تو اس سے اس کے حالت کفر کے اعمال کا مواخذہ نہیں کیا جاتا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

''إذا أحسنت في الإسلام لم تؤاخذ بما عملت في

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسلام یهدم ما قبله، ۱/۱۱۲، حدیث (۱۲۱)۔

الجاهلية، و إذا أسأت في الإسلام أخذت بالأول والآخر''(۱)۔

جب تمہارا اسلام اچھا ہوگا تو تم سے زمانۂ جاہلیت میں کئے گئے اعمال کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا، اور اگر تم اسلام میں برائی کروگے تو تم سے اول وآخر دونوں کا مواخذہ کیا جائے گا۔

۶- اسلام کے سبب اللہ تعالیٰ بندے کے لئے اس کی حالت کفر اور حالت اسلام دونوں زمانوں کی نیکیاں اکٹھا کردے گا، کیونکہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! زمانۂ جاہلیت میں جو نیکیاں میں نے صدقہ' غلام کی آزادی اور صلہ رحمی وغیرہ کی شکل میں کی ہیں' ان کے سلسلہ میں آپ کا کیا خیال ہے' کیا ان کا کوئی اجر وثواب مجھے ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) مسند احمد ۱/ ۳۷۹، علامہ احمد محمد شاکر رحمہ اللہ نے اسے مسند احمد کی تحقیق میں صحیح قرار دیا ہے، ۵/۳۰۹، حدیث (۳۵۹۶)۔

"**أسلمت على ما سلف لک من خير**"(۱)۔

تم نے اپنی سابقہ بھلائیوں کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے (یعنی ان ساری نیکیوں کا ثواب ملے گا)۔

۷- اسلام کے سبب اللہ تعالیٰ (بندے کو) جنت میں داخل فرمائے گا، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی رسالت کے بارے میں سوال کیا نیز پنجوقتہ نمازوں، زکاۃ، روزے اور حج کے بارے میں سوال کیا -اور یہی اسلام کے ارکان ہیں- ، اور پھر (بتانے کے بعد) اس شخص نے کہا: اس اللہ کی قسم! جس نے آپ کو پیام حق دے کر مبعوث فرمایا ہے، میں نہ ان سے کچھ زیادہ کروں گا اور نہ ہی ان میں کچھ کمی کروں گا، تو آپ نے فرمایا:

"**لئن صدق ليدخلن الجنة**"(۲)۔

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب من تصدق فی الشرک ثم اسلم، ۲/۱۴۶، حدیث (۱۴۳۶، ۲۲۲۰، ۲۵۳۸، ۵۹۹۲)۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب السوال عن ارکان الاسلام، ۱/۴۱، حدیث (۱۲) نیز کتاب الایمان ہی کی حدیث (۱۳) ملاحظہ فرمائیں۔

اگر اس شخص نے سچ کہا ہے تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

۸- اسلام جہنم سے نجات کا سبب ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک یہودی لڑکا آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار پڑ گیا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس بیٹھے اور فرمایا: اسلام قبول کرلو، لڑکے نے پاس کھڑے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا، اور نبی کریم ﷺ یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے:

"**الحمد للذي أنقذه من النار**"(۱)۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائی۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات ھل یصلی علیہ، وھل یعرض علی الصبی الاسلام، ۲/۱۱۸، حدیث (۱۳۵۶)۔

نے فرمایا:

''إنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة، و إن الله يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر''(۱)۔

بیشک جنت میں مسلم نفس ہی داخل ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاجر شخص سے (بھی) قوت وغلبہ عطا فرماتا ہے۔

۹- فلاح و کامرانی اور عظیم کامیابی اسلام کے ثمرات میں سے ہے چنانچہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قد أفلح من أسلم، ورزق كفافاً، وقنعه الله بما آتاه''(۲)۔

جو شخص اسلام لایا اور اسے بقدر کفاف (گزر بسر کی) روزی

(۱) متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب: ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر، حدیث (۳۰۶۲) کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ۵/۸۹، حدیث (۴۲۰۳) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسه، ۱/۱۰۵، حدیث (۱۱۱)۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الکفاف والقناعة، ۲/۷۳۰، حدیث (۱۰۵۴)۔

عطا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کردہ چیزوں پر قانع (قناعت کرنے والا) بنا دیا وہ کامیاب وکامراں ہوگیا۔

۱۰- اسلام کے باعث اللہ تعالیٰ نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''إذا أحسن أحدكم إسلامه فكل حسنة يعملها تكتب بعشر أمثالها إلى سبعمائة ضعف، و كل سيئة تكتب له بمثلها حتى يلقى الله''(۱)۔

جب تم میں سے کوئی اچھی طرح اسلام قبول کر لیتا ہے تو وہ جو بھی نیکی کرتا ہے اسے (بڑھا کر) دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے، اور وہ جو بھی برائی کرتا ہے اسے اتنا (برائی کے برابر) ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اذا ھم العبد بحسنة کتبت واذا ھم بسیئة لم تکتب، ۱/۱۱۸، حدیث (۱۲۹)۔

۱۱- صحیح اسلام کی بدولت تھوڑا عمل بھی زیادہ ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب ہتھیار سے لیس ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ: اے اللہ کے رسول! میں جہاد کروں یا اسلام لاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ پھر جہاد کرنا، چنانچہ وہ شخص اسلام لایا اور پھر جہاد کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"عمل قليلاً وأجر كثيراً"۔

اس نے عمل تو تھوڑا کیا لیکن زیادہ اجر سے نوازا گیا(۱)۔

۱۲- ساری بھلائی اسلام ہی میں ہے، عرب وعجم میں جو بھی خیر وبھلائی ہے اسلام ہی کی بدولت ہے، حدیث میں ثابت ہے:

"أيما أهل بيت من العرب أو العجم أراد الله بهم خيراً أدخل عليهم الإسلام"(۲)۔

(۱) متفق علیہ بروایت براء رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب: عمل صالح قبل الجهاد، ۳/۱۷۳، حدیث (۲۸۰۸) الفاظ صحیح بخاری ہی کے ہیں، صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب ثبوت الجنۃ للشهید، ۳/ ۱۵۰۹، حدیث (۱۹۰۰)۔

(۲) مسند احمد ۳/ ۴۷۷، مستدرک حاکم، نیز امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے، علامہ البانی نے اسے سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (حدیث ۵۱) میں صحیح قرار دیا ہے۔

عرب یا عجم (غیر عرب) کے جس گھرانے والوں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس میں اسلام داخل فرما دیتا ہے۔

۱۳- اسلام دنیا وآخرت میں ہر خیر وبرکت کا سبب ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إن الله لا يظلم مؤمناً حسنةً، يعطى بها في الدنيا ويجزى بها في الآخرة، وأما الكافر فيُطعم بحسنات ما عمل بها لله في الدنيا، حتى إذا أفضى إلى الآخرة لم يكن له حسنة يجزى بها" (۱)۔

اللہ تعالیٰ کسی مومن کی ایک نیکی بھی کم نہیں کرتا، اسے دنیا میں بھی اس کا صلہ دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا بدلہ دیا جائے گا، رہا کافر، تو اسے اللہ کے لئے کی ہوئی اپنی نیکیوں کے عوض دنیا ہی

(۱) صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامهم، باب جزاء المومن بحسناته فی الدنیا والآخرہ وتعجیل حسنات الکافر فی الدنیا، ۴/ ۲۱۶۲، حدیث (۲۸۰۸)۔

میں دے دیتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

۱۴-اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمان کا سینہ کھول دیتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام ومن يرد أن يضله يجعل صدره ضيقاً حرجاً كأنما يصعد في السماء﴾ (۱)۔

سوجس شخص کو اللہ تعالیٰ (ہدایت کے) راستے پر ڈالنا چاہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے۔

۱۵-اسلام دنیا وآخرت میں مسلمان کے لئے روشنی اور بصیرت کا سبب ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

(۱) سورۃ الانعام: ۱۲۵۔

﴿أفمن شرح الله صدره للإسلام فهو على نور من ربه فويل للقاسية قلوبهم من ذكر الله أولئك في ضلال مبين﴾ (۱)۔

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے، اور ہلاکت وبربادی ہے ان پر جن کے دل یاد الٰہی سے (اثر نہیں لیتے بلکہ) سخت ہو گئے ہیں، یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

۱۶- اسلام مسلمان کو اللہ عزوجل کے نزدیک بلند مرتبہ عطا کرتا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لزوال الدنيا أهون على الله من قتل رجل مسلم" (۲)۔

(۱) سورۃ الزمر: ۲۲۔

(۲) سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی تشدید قتل المومن، ۴/۱۶، حدیث (۱۳۹۵) علامہ شیخ البانی نے اسے صحیح سنن ترمذی (۲/۵۶) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اللہ کے نزدیک پوری دنیا کا تباہ ہوجانا ایک مسلمان کے ناحق خون بہانے سے زیادہ ہلکا ہے۔

۱۷-مکمل اسلام مسلمان کو ایمان کی چاشنی عطا کرتا ہے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ثلاث من كن فيه وجد بهن حلاوة الإيمان : من كان الله ورسوله أحب إليه مما سواهما، وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله، وأن يكره أن يعود في الكفر بعد أن أنقذه الله منه كما يكره أن يقذف في النار"(۱)۔

تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی چاشنی پالے گا: جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ)

(۱) متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب من کرہ أن یعود فی الکفر کما یکرہ أن یلقی فی النار من الایمان، ۱/۱۳، حدیث (۲۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان، ۱/۶۶، حدیث (۴۳)۔

تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوجائیں اور یہ کہ وہ کسی شخص سے محض اللہ کے لئے محبت کرے، اور یہ کہ وہ کفر میں پلٹ کر جانا - جبکہ اللہ نے اسے اس سے نجات دیدی ہے- ایسے ہی ناپسند کرے جس طرح اسے جہنم کی آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہے۔

اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"ذاق طعم الإيمان: من رضي بالله رباً، وبالإسلام ديناً، وبمحمد رسولاً"(۱)۔

جو شخص اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی وخوش ہوگیا اسے ایمان کی چاشنی مل گئی۔

۱۸- اسلام اللہ عزوجل کا سیدھا راستہ ہے، جو اس پر چلے گا کامیاب و کامراں ہوگا، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد ﷺ رسولا فھو مؤمن، ۱/۶۲، حدیث (۳۴)۔

کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”ضرب الله مثلاً صراطاً مستقيماً، وعلى جنبتي الصراط سوران فيهما أبواب مفتحة، وعلى الأبواب ستور مرخاة، وعلى باب الصراط داع يقول: يا أيها الناس ادخلوا الصراط جميعاً ولا تعوجوا، وداع يدعو من جوف الصراط، فإذا أراد أحدكم فتح شيء من تلك الأبواب قال: ويلک لا تفتحه فإنک إن فتحته تلجه، والصراط الإسلام، والسوران حدود الله تعالى، والأبواب المفتحة محارم الله تعالى، وذلک الداعي على رأس الصراط كتاب الله عزوجل، والداعي من فوق الصراط واعظ الله في قلب كل مسلم“(۱)۔

(۱) مسند احمد، ۴/۱۸۲، ۱۸۳، مستدرک حاکم، امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے، ۱/۳۷، سنن ترمذی، کتاب الامثال، باب ماجاء فی مثل اللہ لعبادہ، ۵/۱۴۴، حدیث (۲۸۵۹)، علامہ البانی نے اسے مشکاۃ المصابیح (۱، ٦۷) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ایک مثال بیان فرمائی ہے، اور صراط (راستہ) کے دونوں جانب دو دیواریں ہیں جن میں کھلے دروازے ہیں، اور دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں، اور راستے کے دروازے پر ایک منادی آواز لگا رہا ہے کہ اے لوگو! سب کے سب اس راستے میں داخل ہو جاؤ اور (دائیں بائیں) نہ مڑو، اور راستے کے بیچ سے بھی ایک منادی آواز لگا رہا ہے، اور جب تم میں سے کوئی ان میں سے کسی دروازے کو کھولنا چاہتا ہے تو وہ کہتا ہے: تیری بربادی ہو! اسے نہ کھول، کیونکہ اگر تو اسے کھولے گا تو اس میں جا داخل ہوگا، (سنو!) راستہ اسلام ہے، دونوں دیواریں اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں' کھلے ہوئے دروازے اللہ کے حرام کردہ امور ہیں، راستہ کے شروع میں موجود منادی اللہ کی کتاب ہے اور راستہ کے اوپر (بیٹھا) منادی ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا واعظ ہے۔

اور سنن ترمذی میں اتنا اضافہ ہے:

﴿والله يدعو إلى دار السلام ويهدي من يشاء إلى

صراط مستقیم﴾(۱)۔
اللہ سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی رہنمائی فرماتا ہے۔

۱۹- جو شخص اسلام کو اپنا دین مان کر راضی وخوش ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیاو آخرت میں راضی فرماتا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے:

"من قال حين يمسي وحين يصبح: رضيت بالله رباً، وبالإسلام ديناً، وبمحمد ﷺ نبياً، ثلاث مراتٍ، إلا كان حقاً على الله أن يرضيه"(۲)۔

جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت (تین مرتبہ) کہتا ہے:

"رضيت بالله رباً، وبالإسلام ديناً، وبمحمد ﷺ

(۱) سورۃ یونس: ۲۵۔

(۲) مسند احمد، ۴/ ۳۶۷، عمل الیوم واللیلہ للنسائی، حدیث (۴)، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی، حدیث (٦٨)، مستدرک حاکم، امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے، ۱/ ۵۱۸، سنن ابوداود، حدیث (۵۰۷۲)، وسنن ترمذی، حدیث (۳۳۸۹)، اسے علامہ ابن باز نے تحفۃ الاخیار (ص ۳۹) میں حسن قرار دیا ہے۔

نبياً"، (میں اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو اپنا دین مان کر اور محمد ﷺ کو اپنا نبی مان کر راضی وخوش ہو گیا) تو اس کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اسے راضی وخوش کر دے۔

۲۰- اسلام ہی وہ دین ہے جس کی اللہ نے تکمیل فرمائی ہے اور اسے پسند فرمایا ہے اور اسے (قیامت تک کے لئے) آخری دین قرار دیا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا﴾(۱)۔

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے بحیثیت دین پسند کر لیا۔

۲۱- اسلام ہر خیر وبھلائی کا حکم دیتا ہے اور ہر طرح کی برائی اور نقصان سے منع کرتا ہے، چنانچہ ایسی کوئی چھوٹی یا بڑی مصلحت اور کوئی ایسی بھلائی نہیں ہے جس کی طرف اسلام نے رہنمائی نہ کی ہو، اور نہ ہی کوئی ایسی برائی

(۱) سورۃ المائدہ: ۳۔

ہے جس سے اسلام نے خبر دار نہ کیا ہو، چنانچہ اسلام اللہ کی توحید اور اس پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے، علم ومعرفت کی رغبت دلاتا ہے، عدل وانصاف اور اقوال وافعال میں راست گوئی نیز نیکی' صلہ رحمی اور قرابت داروں' ہمسایوں' دوستوں اور تمام مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے اور جھوٹ' ظلم' سخت دلی' نافرمانی' بخیلی اور بد خلقی سے منع کرتا ہے، وفا شعاری کا حکم دیتا ہے اور دھوکہ اور خیانت سے منع کرتا ہے، خیر خواہی' اجتماعیت' باہمی الفت ومحبت اور نیک کاموں میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے اور ظلم و زیادتی' بغض وکینہ' فرقہ بندی' برے معاملات اور باطل طریقہ سے مال کھانے سے منع کرتا ہے، حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور حقوق غصب کرنے سے منع کرتا ہے، اسی طرح ہر اس چیز کا حکم دیتا ہے جو شریعت' عقل اور فطرت ہر اعتبار سے عمدہ' بھلی' نفع بخش اور بہتر ہوتی ہے اور ہر اس چیز سے منع کرتا ہے جو شریعت' عقل اور فطرت ہر اعتبار سے بری اور گندی ہوتی ہے، نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کا حکم دیتا ہے اور گناہ اور دشمنی کے کاموں میں تعاون کرنے نیز مخلوق سے لو لگانے اور محض ان کی

رضا کے لئے عمل کرنے سے منع کرتا ہے، اسی طرح اسلام اللہ واحد کی عبادت کا حکم دیتا ہے، دین' نفس' عزت وآبرو' عقل اور مال کی حفاظت کرتا ہے، یہ دین ہر زمانہ، ہر خطہ اور ہر امت کے لئے لائق اور مناسب ہے، اس دین کے نبی محمد ﷺ ہیں جو کمال انسانی کے ہر وصف میں مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں اور اسی لئے آپ ﷺ پوری مخلوق کے سردار ہیں(۱)۔

۲۲- اسلام کچھ عظیم اور نمایاں خصوصیات کا حامل ہے، ان میں سے چند خصوصیات حسب ذیل ہیں:

(الف) دین اسلام اللہ کی جانب سے ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وما ينطق عن الهوى، إن هو إلا وحي يوحى﴾(۲)۔

وہ اپنی من مانی کچھ نہیں کہتے۔ بلاشبہ وہ اتاری گئی وحی ہوا کرتی ہے۔

---

(۱) دیکھئے: وجوب التعاون بین المسلمین، از علامہ عبدالرحمٰن سعدی، ص۲۲۔

(۲) سورۃ النجم: ۳،۴۔

(ب) اسلام زندگی کے تمام شعبہ جات اور انسانی سلوک پر مکمل طور پر محیط ہے۔

(ج) اسلام ہر زمانہ اور ہر دور کے مکلّف جن وانس (جن پر شریعت کے احکام لاگو ہوتے ہیں) کے لئے عام ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿قل يا أيها الناس إني رسول الله إليكم جميعاً﴾ (۱)۔

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

(د) اسلام ثواب وعذاب کے اعتبار سے دنیوی جزا کے ساتھ اخروی جزا کا دین ہے۔

(ھ) اسلام لوگوں کو انسانی کمال کے اعلیٰ ترین معیار تک پہنچانے کا حریص ہے، اور یہ اسلام کا مثالی دین ہونا ہے' (لیکن) ساتھ ہی اسلام انسانی طبیعت اور اس کی واقعی صورت حال کو بھی پس پشت نہیں ڈالتا، اور یہی اسلام کی واقعیت ہے۔

---

(۱) سورۃ الاعراف: ۱۵۸۔

(و) اسلام اپنے عقائد' عبادات' اخلاق اور جملہ قوانین میں معتدل ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وكذلك جعلناكم أمة وسطاً﴾ (۱)۔

اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط (معتدل امت) بنایا ہے۔

یہ اسلام کی بے مثال خصوصیات ہیں (۲)۔

چوتھا مطلب: اسلام کے نواقض

اسلام کے نواقض (یعنی اسلام کو توڑنے والی چیزیں) بے شمار ہیں' علماء کرام رحمہم اللہ نے مرتد کے حکم کے بیان میں ذکر کیا ہے کہ مسلمان کبھی کبھار دین اسلام کو توڑنے والی بہت سی چیزوں کے سبب دین اسلام سے مرتد ہوجاتا ہے جو اس کے خون اور مال کی حرمت کو ختم کردیتی ہیں، اور ان کے سبب وہ شخص دین اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، ان میں سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ واقع ہونے والی (درج ذیل) دس

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۴۳۔

(۲) دیکھئے: الحکمۃ فی الدعوۃ الی اللہ، ازمولف، ص ۱۱۷۔

چیزیں ہیں(۱):

اول: اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ ما دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ (۲)۔

یقیناً اللہ تعالیٰ اس چیز کو ہرگز نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے علاوہ گناہوں کو جس کے لئے چاہے بخش دے گا۔

نیز ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ، وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (۳)۔

---

(۱) ان نواقض کے لئے رجوع کیجئے: مولفات امام محمد بن عبدالوہاب،، پہلی قسم، عقیدہ اور اسلامی آداب، ص ۳۸۵، مجموعۃ التوحید، از: شیخ الاسلام ابن تیمیہ وشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ، ص ۲۷، ۲۸۔

(۲) سورۃ النساء: ۱۱۶۔

(۳) سورۃ المائدہ: ۷۲۔

بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس پر اللہ نے جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا بھی اسی میں داخل ہے، جیسے کوئی شخص جن یا قبر کے لئے (جانور) ذبح کرے۔

دوم: جو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطے بنائے اور ان کی دہائی دے، ان سے شفاعت کا سوال کرے اور ان پر توکل وبھروسہ کرے، ایسا شخص متفقہ طور پر کافر ہے۔

سوم: جو مشرکوں کو کافر نہ قرار دے یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح جانے، وہ کافر ہے۔

چہارم: جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا طریقہ (ہدایت) آپ کے طریقہ سے زیادہ کامل ومکمل ہے، یا آپ کے علاوہ کسی اور کا فیصلہ آپ کے فیصلہ سے بہتر ہے- جیسے کچھ لوگ طاغوت کے فیصلہ کو آپ ﷺ کے فیصلہ سے افضل سمجھتے ہیں- تو ایسا شخص کافر ہے۔

نواقض اسلام کی اس قسم میں وہ شخص بھی داخل ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ لوگوں کے وضع کردہ قوانین وضوابط شریعت اسلامیہ سے افضل یا اس کے برابر ہیں' یا یہ کہ ان خودساختہ قوانین سے فیصلہ لینا جائز ہے، گرچہ اس کا یہ عقیدہ بھی ہو کہ شریعت کا فیصلہ اس سے افضل ہے، یا یہ کہ بیسویں صدی میں اسلامی نظام کی عملی تطبیق درست نہیں' یا یہ کہ اسلامی نظام مسلمانوں کی پستی وپسماندگی کا سبب ہے، یا یہ کہ اسلامی نظام بندے اور اس کے رب کے تعلقات ہی میں محصور ہے' زندگی کے دیگر شعبہ جات میں اس کا کوئی دخل نہیں۔ اسی طرح اس (ناقض) میں وہ شخص بھی داخل ہے جس کا یہ خیال ہو کہ چور کے ہاتھ کاٹنے یا شادی شدہ زناکار کے سنگسار کرنے میں اللہ کے حکم کا نفاذ عصر حاضر کے مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح اس میں ہر وہ شخص بھی داخل ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ معاملات یا حدود وغیرہ میں اللہ کی شریعت کے علاوہ سے فیصلہ لینا جائز ہے' گرچہ اس کا عقیدہ نہ ہو کہ وہ فیصلہ شریعت کے فیصلہ سے افضل ہے، کیونکہ ایسا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ متفقہ طور پر اللہ کی حرام کردہ چیز کو حلال سمجھتا ہے' اور ہر وہ شخص جو اللہ کی

حرام کردہ کسی چیز کو جس کی حرمت دین اسلام میں بدیہی طور پر معلوم ہے' حلال سمجھے' جیسے زنا' شراب' سود اور اللہ کی شریعت کے علاوہ سے فیصلہ لینا وغیرہ، تو ایسا شخص باتفاق مسلمین کافر ہے۔ ہم اللہ کے غیظ وغضب کو واجب کرنے والی چیزوں سے اور اس کے دردناک عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں(۱)۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ لینے کے مسئلہ میں تفصیل ہے، اس سلسلہ میں- ان شاء اللہ- درست منہج ملاحظہ فرمائیں:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون﴾(۲)۔

جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے ذریعہ فیصلہ نہ کریں وہی

(۱) دیکھئے: مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعہ، از علامہ ابن باز رحمہ اللہ، ۱/ ۱۳۷۔

(۲) سورۃ المائدہ: ۴۴۔

لوگ کافر ہیں۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون﴾(۱)۔

جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے ذریعہ فیصلہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون﴾(۲)۔

جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے ذریعہ فیصلہ نہ کریں وہی لوگ فاسق ہیں۔

حضرات طاووس اور عطاء رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ''یہاں کفر سے کمتر

(۱) سورۃ المائدہ:۴۵۔

(۲) سورۃ المائدہ:۴۷۔

کفر، ظلم سے کمتر ظلم اور فسق سے کمتر فسق (مراد) ہے''(۱)۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''اس سے کفر لازم آتا ہے، لیکن یہ کفر اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کا کفر نہیں ہے''(۲)۔

نیز فرماتے ہیں: ''جس نے اللہ کی نازل کردہ چیز کا انکار کیا اس نے یقیناً کفر کیا، لیکن جس نے اس کا اقرار کیا اور اس کے مطابق فیصلہ نہ کیا وہ شخص ظالم اور فاسق ہے''(۳)۔

صحیح اور درست بات یہ ہے کہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنے والا کبھی تو مرتد (خارج از اسلام) ہوتا ہے اور کبھی کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑے گناہ کا مرتکب گنہگار مسلمان، اسی بنیاد پر ہم دیکھتے ہیں کہ اہل علم نے درج ذیل الفاظ کی دو قسمیں کی ہیں:

(۱) تفسیر ابن کثیر ۲/ ۵۸، نیز دیکھئے: تفسیر طبری ۱۰/ ۳۵۵ تا ۳۵۸۔

(۲) تفسیر ابن جریر طبری، ۱۰/ ۳۵۶۔

(۳) حوالہ سابق، ۱۰/ ۳۵۶۔

ایک قسم ہے کافر، فاسق، ظالم، منافق اور مشرک کی، اور دوسری ہے کفر سے کمتر کفر، ظلم سے کمتر ظلم، فسق سے کمتر فسق، نفاق سے کمتر نفاق اور شرک سے کمتر شرک کی۔

چنانچہ بڑا کفر اور شرک انسان کو دین اسلام سے خارج کر دیتا ہے، کیونکہ وہ کلی طور پر دین کی بنیادوں کے خلاف ہے، جبکہ چھوٹا ایمان میں کمی پیدا کرتا ہے اور اس کے کمال کے منافی ہے اور اس کے مرتکب کو اسلام سے خارج نہیں کرتا، اسی لئے علماء کرام نے اللہ کی نازل کردہ شریعت سے فیصلہ نہ کرنے والے کے حکم کے بارے میں تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔

سماحۃ الشیخ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرے وہ (درج ذیل) چار قسموں میں کسی ایک قسم میں ہوگا:

۱- جو یہ کہے کہ میں اس (اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ) سے فیصلہ اس لئے کرتا ہوں کہ وہ شریعت اسلامیہ سے افضل ہے، تو ایسا شخص کفر اکبر کا مرتکب ہے۔

۲- جو یہ کہے کہ میں اس سے فیصلہ اس لئے کرتا ہوں کہ وہ شریعت اسلامیہ ہی کی طرح ہے، لہٰذا اس سے بھی فیصلہ کرنا جائز ہے اور شریعت اسلامیہ سے بھی، تو ایسا شخص بھی کفر اکبر کا مرتکب ہے۔

۳- جو یہ کہے کہ میں اس سے فیصلہ کرتا ہوں، اور شریعت اسلامیہ کے ذریعہ فیصلہ کرنا افضل ہے لیکن اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنا بھی جائز ہے، تو ایسا شخص بھی کفر اکبر کا مرتکب ہے۔

۴- جو یہ کہے کہ میں اس سے فیصلہ کرتا ہوں، حالانکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنا جائز نہیں، اور وہ یہ کہے کہ شریعت اسلامیہ کے ذریعہ فیصلہ کرنا ہی افضل ہے اس کے علاوہ سے فیصلہ کرنا جائز نہیں، لیکن وہ متساہل (کوتاہی کرنے والا) ہے یا ایسا اپنے حاکموں کے حکم کی تعمیل میں کر رہا ہے، تو ایسا شخص کفر اصغر (چھوٹے کفر) کا مرتکب ہے جو اسے دین اسلام سے خارج نہیں کرتا، لیکن اسے سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ سمجھا جائے گا'' (۱)۔

---

(۱) یہ بات شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہے جو میری =

عمل کو فسق یا اس کے مرتکب کو فاسق کا نام دینے میں اور اسے مسلمان کا نام دیکر اس پر مسلمانوں کے احکام جاری کئے جانے میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیونکہ ہر فسق کفر نہیں ہوتا اور نہ ہی کفر وظلم کے نام سے موسوم کیا جانے والا ہر عمل دین اسلام سے خارج کرنے والا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے لازم وملزوم میں غور کرلیا جائے' اس لئے کہ کفر' شرک' ظلم' فسق اور نفاق کے الفاظ شرعی نصوص میں دو طرح وارد ہوئے ہیں:

(الف) اکبر (یعنی بڑا کفر' شرک وغیرہ) جو کہ انسان کو اسلام سے خارج کردیتا ہے کیونکہ وہ دین کی بنیادوں کے خلاف ہے۔

(ب) اصغر (یعنی چھوٹا کفر، شرک وغیرہ) جو کہ ایمان میں نقص پیدا کرتا ہے اور اس کے کمال کے منافی ہے، لیکن اپنے مرتکب کو اسلام سے خارج نہیں کرتا، چنانچہ کفر سے کمتر کفر' شرک سے کمتر شرک' ظلم سے کمتر ظلم' فسق

== پرسنل لائبریری میں موجود ایک کیسٹ میں رکارڈ ہے، نیز دیکھئے: فتاویٰ شیخ ابن باز، ۱/ ۱۳۷، نیز اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرنا کب کفر اکبر ہوگا یہ جاننے کے لئے ڈاکٹر عبدالعزیز آل عبداللطیف کی کتاب ''نواقض الایمان القولیہ والعملیہ'' کا مطالعہ فرمائیں، ص۲۹۴ تا ۳۴۳۔

سے کمتر فسق اور نفاق سے کمتر نفاق ہوتا ہے ، اور ایسے گناہوں کا مرتکب فاسق جن سے کفر لازم نہیں آتا جہنم میں ہمیشہ ہمیش نہیں رہے گا، بلکہ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو اپنے فضل وکرم سے اسے معاف کرکے پہلے ہی وہلہ میں جنت میں داخل کردے اور اگر چاہے تو اس کے گناہوں کے بقدر جن کا ارتکاب کرتے ہوئے اس کی موت واقع ہوئی ہے اسے عذاب دے' لیکن اسے جہنم میں ہمیشہ نہیں رکھے گا بلکہ اگر اس کی موت ایمان پر ہوئی ہے تو اپنی رحمت اور پھر سفارشیوں کی سفارش سے اسے جہنم سے نکال دے گا (۱)۔

پنجم: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی کسی چیز سے بغض ونفرت کرے' گرچہ اس پر عمل بھی کرے تو ایسا شخص متفقہ طور پر کافر ہے، کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ذلک بأنهم کرهوا ماأنزل الله فأحبط أعمالهم﴾ (۲)۔

(۱) معارج القبول بشرح سلم الوصول الی علم اصول التوحید، از شیخ حافظ الحکمی ، ۲/ ۴۲۳۔

(۲) سورۃ محمد: ۹۔

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کی نازل کردہ چیز کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

ششم: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین میں سے کسی چیز، یا اس کے ثواب، یا اس کے عذاب کا استہزاء و مذاق کرے تو ایسا شخص کافر ہے، اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا درج ذیل فرمان ہے:

﴿قل أ بالله وآياته ورسوله كنتم تستهزءون، لا تعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم﴾(۱)۔

آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول ﷺ کا مذاق اڑاتے ہو؟ بہانے نہ بناؤ تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔

ہفتم: جادو، اور اسی قبیل سے صرف (۲) اور عطف (۳) بھی ہے،

(۱) سورۃ التوبہ: ۶۵، ۶۶۔

(۲) یہ ایک جادو کا عمل ہے جس سے انسان کو بدلنا اور اس کی خواہش سے پھیرنا مقصود ہوتا ہے، جیسے آدمی کو اپنی بیوی کی محبت سے نفرت کی طرف پھیر دینا۔

(۳) یہ بھی ایک جادو کا عمل ہے جس سے آدمی کو کسی ایسی چیز کی رغبت دلانا مقصود ہوتا ہے جسے وہ نہ چاہتا ہو، چنانچہ وہ شیطانی ذرائع سے اس مبغوض چیز سے محبت کرنے لگتا ہے۔

تو جس نے ایسا کیا یا اس سے راضی وخوش ہوا وہ کافر ہے، اس کی دلیل اللہ عزوجل کا درج ذیل فرمان ہے:

﴿وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر﴾(۱)۔

وہ دونوں کسی کو بھی اس وقت تک جادو نہ سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں لہٰذا کفر نہ کرو۔

ہشتم: مشرکین کا ساتھ دینا اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری ہے:

﴿ومن يتولهم منكم فإنه منهم إن الله لا يهدي القوم الظالمين﴾(۲)۔

اور تم میں سے جو بھی ان سے دوستانہ رویہ رکھے گا وہ انہی میں سے ہوگا، بیشک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۱) سورۃ البقرہ: ۱۰۲۔

(۲) سورۃ المائدہ: ۵۱۔

نہم: جو یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کے لئے محمد ﷺ کی شریعت سے نکلنے کی گنجائش ہے، جیسا کہ خضر علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے نکلنے کی گنجائش تھی، تو ایسا شخص کافر ہے۔

دہم: اللہ کے دین سے اعراض کرنا' بایں طور کہ نہ تو اسے سیکھے اور نہ ہی اس پر عمل کرے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری ہے:

﴿ومن أظلم ممن ذكر بآيات ربه ثم أعرض عنها إنا من المجرمين منتقمون﴾ (۱)۔

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا' بیشک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

ان تمام نواقض میں از راہ مذاق کہنے والے' سنجیدگی سے کہنے والے اور ڈر کر کہنے والے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، سوائے مجبور کے (یعنی جس پر دباؤ ڈال کر کہلوایا گیا ہو) اور یہ سارے امور انتہائی خطرناک اور

(۱) سورۃ السجدہ: ۲۲۔

بکثرت واقع ہونے والے ہیں، لہٰذا مسلمان کو چاہئے کہ ان تمام امور سے چوکنا رہے اور اپنی ذات پر ان سے ڈرتا رہے، ہم اللہ کے غیظ وغضب کو واجب کرنے والی چیزوں اور اس کے دردناک انجام سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں (۱)۔

(۱) مجموعۃ التوحید، از شیخ الاسلام ابن تیمیہ وشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ، ص ۲۷، ۲۸، ومولفات امام محمد بن عبدالوہاب، ، پہلی قسم، عقیدہ اور اسلامی آداب، ص ۳۸۵، ۳۸۷، ومجموع فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ ۱/ ۱۳۵۔

دوسرا مبحث: کفر کی تاریکیاں

پہلا مطلب: کفر کا مفہوم:

اولاً: ''کَفْر''(کؔ پر زبر کے ساتھ) کے معنیٰ چھپانے اور ڈھانپنے کے ہیں، جب کسان بیج کو زمین میں چھپادیتا ہے تو کہا جاتا ہے:''کفر الزارع البذرفي الأرض'' کسان نے بیج کو زمین میں چھپادیا اور ''کُفْر''(کؔ پر پیش کے ساتھ) ایمان کی ضد ہے، اور ''کفر نعمة الله وبها کفوراً و کفراناً'' کے معنیٰ ہیں کہ فلاں نے اللہ کی نعمت کا انکار کیا اور اسے فراموش کر دیا (یعنی اس کی ناشکری کی) اور ''کافرہ حقّه'' کے معنیٰ ہیں کہ فلاں نے فلاں کے حق کا انکار کر دیا، اور معظم کے وزن

پر ''مکَفَّر'' اس شخص کو کہتے ہیں جس کے احسان و کرم کے باوجود اس کی نعمت کا انکار کر دیا گیا ہو، اور ''کافر'' کے معنیٰ اللہ کی نعمت کا انکار کر دینے والے کے ہیں(۱)۔

چنانچہ ''کفر'' کے معنیٰ ڈھانپنے اور حق کا انکار کرنے کے ہیں، اور ''کافر'' مسلم کی ضد ہے، اور ''مرتد'' اس شخص کو کہتے ہیں جو اسلام لانے کے بعد کسی قول یا فعل یا اعتقاد یا شک کے ذریعہ کفر کرے، اور کفر کی ایسی تعریف جو اس کی تمام جنسوں، قسموں اور افراد کو شامل ہو یہ ہے: رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تمام یا ان میں سے بعض چیزوں کا انکار کرنا، جیسا کہ ایمان: رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تمام چیزوں کا اجمالی و تفصیلی طور پر عقیدہ رکھنے، اس کی پابندی کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا نام ہے(۲)۔

اور کفر قرآن کریم میں ذکر کیا جانے والا سب سے پہلا گناہ ہے، اللہ

(۱) القاموس المحيط، فصل کاف، باب راء، والمعجم الوسيط، ص۷۹۱۔

(۲) ارشاد اولی البصائر والالباب لنیل الفقہ باقرب الطرق وایسر الاسباب، از علامہ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ، ص۱۹۱۔

عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن الذين كفروا سواء عليهم أأنذرتهم أم لم تنذرهم لايؤمنون﴾ (۱)۔

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سب برابر ہے' آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لاسکتے۔

کفر مطلق طور پر سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے، کفر سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں (۲)، کفر کی دو قسمیں ہیں:

(الف) وہ کفر جو انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے' اور یہی ''کفر اکبر'' (سب سے بڑا کفر) ہے۔

(ب) وہ کفر جو ملت سے خارج نہیں کرتا، اور یہی ''کفر اصغر'' (چھوٹا کفر) یا بڑے کفر سے کمتر کفر ہے (۳)۔

---

(۱) سورۃ البقرہ:۶۔

(۲) الکلمات النافعہ فی المکفرات الواقعہ، ص۵۔

(۳) مجموعہ توحید، از شیخ الاسلام ابن تیمیہ وشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ، ص۶۔

ثانیاً: ''الحاد'': کہا جاتا ہے: **''لحد القبر''** منع کے وزن پر، اور **''ألحده''** اس نے لحد والی قبر بنائی، **''ألحد الميت''** میت کو دفن کیا، **''ألحد اليه''** اس کی طرف مائل ہوا، جیسے **''التحد''** نیز **''الحد''** کے معنیٰ مائل ہونے' مڑنے' جھگڑنے اور بحث ومباحثہ کرنے کے ہیں (۱)۔

واضح رہے کہ جدید ڈکشنریوں میں ''الحاد'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور اس کی تفسیر کفر سے کی گئی ہے، اور قرآن کریم میں ''لحد'' کے مادہ کا جو معنیٰ مفسرین نے سمجھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے دین سے مائل ہو کر درجۂ کفر تک پہنچ گیا' نیز سورۂ حج میں الحاد کی تفسیر مفسرین نے حرم میں کسی بھی قسم کے گناہ سے کی ہے' البتہ حرم میں کئے گئے گناہ کا موازنہ جب غیر حرم کے گناہ سے کیا جائے گا تو حرم کا گناہ شدید تر ہوگا (۲)۔

شیخ عبدالرحمٰن الدوسری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الحاد مختلف عقائد اور (باطل) تاویلات کے ذریعہ حق سے مائل ہونے اور منحرف ہو جانے کے

---

(۱) القاموس المحیط، فصل لام، باب دال، والمعجم الوسیط، ص۸۱۷۔

(۲) جهود المفكرين المسلمين المحدثين في مقاومة التيار الالحادي، ص۲۱۔

ہیں، اسی لئے بغلی قبر کو لحد کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ درمیانی حصہ سے ایک جانب مائل ہوتی ہے۔ اسی بنیاد پر فاسد تاویل اور شک وشبہ ظاہر کر کے اللہ کی راہ سے انحراف اور اس کے حکم سے سرتابی کرنے والے کو ملحد کہا جاتا ہے... سب سے پہلے ملحد وہ مشرکین ہیں جنہوں نے اللہ کے ناموں سے اپنے معبودان باطلہ کے نام مشتق (اخذ) کئے، جیسے لات اور عزیٰ اور ''ال'' جو کہ الہ ہے ... پھر جس نے بھی اللہ عزوجل کے اسماء وصفات میں الحاد کیا اور انہیں ان کے ظاہری معانی سے پھیرا... وہ ملحد ہے''(۱)۔

دوسرا مطلب: کفر کے اقسام:

اولاً: کفر اکبر جو انسان کو دین اسلام سے خارج کر دیتا ہے، اور اس کی پانچ قسمیں ہیں(۲):

اول: کفر تکذیب (جھٹلانے کا کفر):

اس کی دلیل االلہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے:

(۱) الاجوبۃ المفیدۃ لمھمات العقیدہ، ازعبدالرحمٰن الدوسری، ص۴۰۔

(۲) دیکھئے: مدارج السالکین، ازابن القیم، ۱/ ۳۳۵ تا ۳۳۸۔

﴿ومن أظلم ممن افترى على الله كذباً أو كذب بالحق لما جاء ه أليس في جهنم مثوىً للكافرين﴾(۱)۔

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آجائے تو اسے جھٹلا دے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا۔

دوم: تصدیق کے باوجود تکبر وانکار کا کفر:

اس کی دلیل یہ فرمان باری ہے:

﴿وإذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا إلا إبليس أبى واستكبر وكان من الكافرين﴾(۲)۔

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(۱) سورۃ العنکبوت: ۶۸۔

(۲) سورۃ البقرہ: ۳۴۔

سوم: شک کا کفر، اور یہ گمان کا کفر ہے:

اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے:

﴿ودخل جنته وهو ظالم لنفسه قال ما أظن أن تبيد هذه أبداً، وما أظن الساعة قائمة ولئن رددت إلى ربي لأجدن خيراً منها منقلباً، قال له صاحبه وهو يحاوره أكفرت بالذي خلقک من تراب ثم من نطفة ثم سواک رجلاً، لکن هوالله ربي ولا أشرک بربي أحداً﴾(۱)۔

اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا، حالانکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا میں نہیں خیال کرسکتا کہ یہ کسی وقت بھی برباد ہوجائے۔ اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں وہاں پہنچ کر اس سے بھی زیادہ بہتر پاؤں گا۔ اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس معبود سے کفر کرتا ہے

(۱) سورۃ الکھف: ۳۵ تا ۳۸۔

جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر منی کے قطرے سے، پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے، میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔

چہارم: اعراض کا کفر:

اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے:

﴿والذين كفروا عما أنذروا معرضون﴾(۱)۔

اور کافر لوگ جس چیز سے انہیں ڈرایا جارہا ہے اس سے اعراض کرتے ہیں۔

پنجم: نفاق کا کفر:

اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے:

﴿ذلک بأنهم آمنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون﴾(۲)۔

(۱) سورۃ الاحقاف: ۳۔

(۲) سورۃ المنافقون: ۳۔

یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے لہٰذا ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو وہ سمجھتے نہیں۔

ثانیاً: کفر اصغر جو دین اسلام سے خارج نہیں کرتا، اور یہ نعمت کا کفر ہے:

اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے:

﴿وضرب الله مثلاً قرية كانت آمنةً مطمئنةً يأتيها رزقها رغداً من كل مكان فكفرت بأنعم الله فأذاقها الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يصنعون﴾(۱)۔

اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرما رہا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفر (ناشکری) کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزا چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔ واللہ المستعان (۲)۔

---

(۱) سورۃ النحل: ۱۱۲۔

(۲) مجموعۃ التوحید، از شیخ الاسلام ابن تیمیہ وشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہما اللہ، ص ۶۔

سنت نبوی کی جن دلیلوں سے اس کفر (اصغر) کا پتہ چلتا ہے جو دین اسلام سے خارج نہیں کرتا، ان میں نبی کریم ﷺ کا درج ذیل فرمان بھی ہے:

''سباب المسلم فسوق وقتاله كفر''(۱)۔

مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔

نیز یہ فرمان:

''إذا قال الرجل لأخيه يا كافر فقد باء بها أحدهما''(۲)۔

جب آدمی اپنے (دینی) بھائی کو کہہ دے ''اے کافر'' تو ان دونوں میں کوئی ایک ضرور اس کا مستحق ہو جاتا ہے۔

---

(۱) متفق علیہ بروایت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما ینھی عنہ من السباب واللعن، ۷/۱۱۰، حدیث (۶۰۴۴)، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ: ''سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر'' ۱/۸۱، حدیث (۶۴)۔

(۲) متفق علیہ بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من اکفر اخاہ بغیر تأویل فھو کما قال، ۷/۱۲۶، حدیث (۶۱۰۴)، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال من قال لاخیہ المسلم یا کافر، ۱/۷۹، حدیث (۶۰)۔

نیز یہ فرمان:

"من أتي حائضاً أو امرأة في دبرها ... فقد كفر بما أنزل على محمد"(۱)۔

جس نے حائضہ عورت سے یا عورت کی سرین میں ہم بستری کی...
اس نے محمد ﷺ پر نازل کئے گئے دین کا کفر کیا۔

اور اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔

کفر کی یہ قسم اسلام کو رائیگاں نہیں کرتی البتہ اس میں نقص پیدا کرتی اور اسے کمزور کرتی ہے' اور اس کا مرتکب اگر توبہ نہ کرے تو اللہ عزوجل کے غیظ وغضب اور اس کے عذاب کے دہانے پر ہوتا ہے' اور یہ ان گناہوں کے قبیل سے ہے جن کا مرتکب جانتا ہے کہ یہ گناہ ہیں' جیسے زنا' لیکن اسے حلال نہیں سمجھتا ہے تو ایسا شخص اللہ کی مشیت کے تحت ہوگا، اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے اور پھر اس کے ایمان اور عمل صالح کے بدلے اسے

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، ۲/ ۴۰۸، امام شیخ البانی نے اس حدیث کو آداب الزفاف (ص/ ۳۱) میں صحیح قرار دیا ہے۔

جنت میں داخل کرے اور چاہے تو یونہی بخش دے(۱)۔

ثالثاً: کفر اکبر اور کفر اصغر کے درمیان فرق:

۱- کفر اکبر انسان کو دین اسلام سے خارج کر دیتا ہے، جبکہ کفر اصغر دین اسلام سے خارج نہیں کرتا۔

۲- کفر اکبر تمام اعمال کو ضائع و برباد کر دیتا ہے، جبکہ کفر اصغر تمام اعمال کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اس میں کمی پیدا کرتا ہے۔

۳- کفر اکبر کا مرتکب جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہے گا، جبکہ کفر اصغر کا مرتکب اگر جہنم میں داخل بھی ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر سکتا ہے۔

۴- کفر اکبر جان و مال کو حلال کر دیتا ہے، جبکہ کفر اصغر جان و مال کو حلال نہیں کرتا۔

۵- کفر اکبر کافر اور مومنوں کے درمیان عداوت و دشمنی کو واجب کر دیتا ہے، چنانچہ مومنوں کے لئے اس سے محبت اور دوستی رکھنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو، جبکہ کفر اصغر مطلق طور پر دوستی رکھنے سے منع نہیں

(۱) دیکھئے: فتاویٰ ابن باز ۴/ ۲۰، ۴۵۔

کرتا، بلکہ کفر اصغر کے مرتکب سے اس قدر محبت اور دوستی رکھی جائے گی جس قدر اس میں ایمان ہوگا، اور اس سے اس قدر دشمنی اور بغض رکھا جائے گا جس قدر اس میں نافرمانی ہوگی (۱)۔

تیسرا مطلب: تکفیر (کافر قرار دینے) کی خطرناکی:

سب سے پہلے ہمیں جو اصول سمجھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ کسی بھی شخص پر کفر کا حکم لگانا بڑا ہی خطرناک ہے، کیونکہ اس پر بڑے ہی خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان میں سے چند اثرات حسب ذیل ہیں:

۱- اس کی بیوی کے لئے اس کے ساتھ رہنا جائز نہیں رہ جائے گا، بلکہ ان دونوں کے درمیان جدائی پیدا کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ یقینی اجماع ہے کہ کسی مسلمان خاتون کا کافر مرد کی بیوی بننا جائز نہیں۔

۲- اس کے بچوں کا اس کے ماتحت رہنا جائز نہیں رہ جائے گا، کیونکہ اس کے تعلق سے اس شخص پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا' بلکہ اس بات کا اندیشہ

(۱) دیکھئے: کتاب التوحید، از ڈاکٹر صالح فوزان الفوزان، ص ۱۵۔

ہے کہ وہ اپنے کفر سے انہیں بھی متاثر کردے، خاص طور پر جب کہ وہ ابھی کمسن ہوں، یہ بچے پورے اسلامی معاشرہ کی امانت ہیں۔

۳- وہ شخص اپنے صریح کفر اور کھلے ارتداد کے ذریعہ معاشرہ کے خلاف بغاوت کرنے کے سبب اسلامی معاشرہ کی جانب سے نصرت اور دوستی کے حق سے محروم ہوجائے گا۔

۴- اس سے توبہ کرانے' اس کے ذہن سے شبہات ختم کرنے اور اس پر حجت قائم کرنے کے بعد ضروری ہوگا کہ اسے اسلامی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ عدالت اس پر مرتد کی حد نافذ کرے۔

۵- اگر وہ ارتداد کی حالت میں مرجائے تو اس پر مسلمانوں کے احکام جاری نہیں کئے جائیں گے' چنانچہ نہ اسے غسل دیا جائے گا' نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی' نہ اسے مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی اس کا وارث ہوگا' اسی طرح اگر اس سے پہلے کوئی اسے وارث بنانے والا شخص مرجائے تو اسے اس کی وراثت نہیں ملے گی۔

۶- اگر وہ اسی (کفر کی) حالت میں مرجائے تو وہ اللہ کی لعنت' اس کی

رحمت سے دوری اور جہنم میں ہمیشہ ہمیش کی زندگی کا مستحق ہوگا۔

یہ خطرناک احکام اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ جو شخص مسلمانوں میں سے کسی پر کفر کا حکم لگانا چاہتا ہو وہ حکم لگانے سے پہلے بارہا خوب غور وفکر کرلے(۱)۔

۷- اس شخص کے لئے نہ دعائے رحمت کی جائے گی اور نہ ہی استغفار کیا جائے گا، کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ماكان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم﴾(۲)۔

نبی اور دوسرے مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں' اس امر کے ظاہر

(۱) دیکھئے: فتاویٰ دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات، ۶/۴۹، میں نے یہ تمام مسائل عالی جناب شیخ صالح فوزان الفوزان حفظہ اللہ کو مورخہ ۲۰/۶/۱۴۱۷ھ کو سنائے، تو انہوں نے موافقت فرمائی' اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

(۲) سورۃ التوبہ:۱۱۳۔

ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ جہنمی ہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کفر (کا حکم لگانا) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق ہے، لہٰذا کافر وہی ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کافر قرار دیں''(۱)۔

چوتھا مطلب: تکفیر کے اصول

اولاً: کفار کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ کفار جو سرے سے دین اسلام میں داخل ہی نہیں ہوئے اور نہ ہی محمد ﷺ پر ایمان لائے، جیسے اُمّی (ان پڑھ لوگ)' مشرکین' اہل کتاب (یہود ونصاریٰ)' مجوسی (آتش پرست) بت پرست' دہریہ اور فلاسفہ اور ان کے علاوہ دیگر کفار...ان تمام لوگوں کے کفر' بدبختی' ان کے ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم میں رہنے اور جنت کے حرام ہونے پر کتاب اللہ' سنت رسول اور اجماع امت دلالت کرتے ہیں، اس میں ان کے جاہل

(۱) ارشاد اولی البصائر والالباب لنیل الفقہ باقرب الطرق وایسر الاسباب، از عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ، ص۱۹۱ تا ۱۹۳۔

وعالم' ان پڑھ' کتابی (جسے کتاب دی گئی ہو) اور عام وخاص وغیرہ میں کوئی فرق نہیں، اور یہ بات دین اسلام میں بدیہی طور پر معلوم ہے۔

دوسری قسم: جو لوگ دین اسلام کی طرف منسوب ہیں اور اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ محمد ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں، پھر ان سے اس کے خلاف کوئی چیز سرزد ہوتی ہے' اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ دین اسلام پر باقی ہیں اور مسلمانوں میں سے ہیں، تو ایسے لوگوں کو کافر قرار دینے کے بہت سے اسباب ہیں' جو مجموعی طور پر اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب' اس کے دین کی عدم پابندی اور اس کے لوازم کی طرف لوٹتے ہیں (۱)۔

ثانیاً: تکفیر کے تمام اسباب چار نواقض میں داخل ہیں: قول' یا فعل' یا اعتقاد' یا شک اور تردد۔

امام العصر علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز - اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے - فرماتے ہیں: ''اسلامی عقیدہ کے کچھ قوادح

(۱) دیکھئے: ارشاد اولی البصائر والالباب لنیل الفقہ باقرب الطرق وایسر الاسباب، از علامہ سعدی رحمہ اللہ، ص ۱۹۱ تا ۱۹۳۔

(خراب کرنے والے امور) ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم تو وہ ہے جو اس عقیدہ کو توڑ دیتے اور اسے رائیگاں کر دیتے ہیں اور ان کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے - ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں - اور دوسری قسم وہ ہے جو اس عقیدہ میں نقص پیدا کرتے ہیں اور اسے کمزور کر دیتے ہیں:

پہلی قسم: دائرۂ کفر میں داخل کر دینے والی برائیاں:

نواقض اسلام دین اسلام سے مرتد ہونے کا سبب ہیں جنہیں ''نواقض'' کہا جاتا ہے' ناقض قول' عمل' عقیدہ اور شک سب ہو سکتا ہے۔

چنانچہ انسان کبھی کوئی بات کہہ کر یا کوئی عمل کر کے یا کوئی عقیدہ رکھ کر یا شک وشبہ میں مبتلا ہو کر اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، ان چاروں چیزوں میں سے کوئی ایسا ناقض سرزد ہو جاتا ہے جو انسان کے عقیدہ میں خلل انداز ہوتا ہے اور اسے ضائع کر دیتا ہے، اہل علم نے ان چیزوں کو اپنی کتابوں میں ''مرتد کے حکم کا بیان'' کے نام سے ذکر کیا ہے، اور اہل علم کا جو بھی مذہب یا فقہاء میں سے جو بھی فقیہ کتابیں تالیف کرتا ہے' عام طور سے جب حدود کا ذکر کرتا ہے تو مرتد کے حکم کا بیان ضرور کرتا ہے' یعنی وہ شخص جو اسلام

لانے کے بعد کافر ہو جائے، یہی مرتد کہلاتا ہے، یعنی اللہ کے دین سے پھر جانے والا، ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

"من بدل دینه فاقتلوه" (۱)۔

جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی "صحیح" میں روایت کیا ہے۔

نیز صحیحین میں (۲) ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا، پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا، چنانچہ وہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا: تشریف لائیے اور ان کے لئے تکیہ لگوایا، انہوں نے دیکھا کہ وہیں ایک شخص بندھا ہوا ہے، پوچھا: یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ یہودی تھا، اسلام قبول کر لیا اور پھر اسلام سے مرتد ہو کر یہودی ہو گیا! انہوں (حضرت معاذ

(۱) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب: لایعذب بعذاب اللہ، ۴/ ۲۷، حدیث (۳۰۱۷)۔

(۲) متفق علیہ بروایت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدین، ۸/۶۴، حدیث (۶۹۲۳)، صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب النهی عن طلب الامارہ، ۳/ ۱۴۵۶، حدیث (۱۷۳۳)۔

رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک کہ اسے قتل نہ کر دیا جائے، یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ ہے، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں! فرمایا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ کے مطابق اسے قتل نہ کر دیا جائے! (تین مرتبہ ایسا ہی ہوا) بالآخر انہوں نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام سے مرتد ہونے والا اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا، پہلے اس سے توبہ کروائی جائے گی اگر وہ توبہ کر لے اور دین اسلام کی طرف لوٹ آئے تو الحمدللہ، اور اگر توبہ نہ کرے بلکہ اپنے کفر اور گمراہی پر اڑا رہے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور فوری طور پر کیفر کردار (جہنم) تک پہنچایا جائے گا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"من بدل دینه فاقتلوه" (۱)۔

جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔

(۱) صحیح بخاری، حدیث (۳۰۱۷) اس کی تخریج ص: (۷۹) میں گزر چکی ہے۔

ا-قولی ارتداد:

دین اسلام کو باطل کرنے والے نواقض بے شمار ہیں، ان میں سے ایک قول بھی ہے: جیسے اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہنا، یہ ایسی بات ہے جو اسلام کو باطل کر دیتی ہے، نیز اللہ کے رسول ﷺ کو برا بھلا کہنا، یا ان پر عیب لگانا، مثال کے طور پر یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم ہے' اللہ تعالیٰ بخیل ہے، اللہ تعالیٰ فقیر ومحتاج ہے، اللہ تعالیٰ بعض چیزوں کو نہیں جانتا ہے' یا اسے بعض چیزوں پر قدرت نہیں ہے، ان تمام باتوں کا زبان پر لانا دین اسلام سے مرتد ہو جانا ہے۔

جس نے اللہ عزوجل کی تنقیص کی یا اسے برا بھلا کہا یا کسی طرح عیب جوئی کی تو ایسا شخص - ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں - کافر اور دین اسلام سے خارج ہے، یہ قولی ارتداد ہے' جب انسان اللہ کو برا بھلا کہے یا اس کا مذاق اڑائے یا اس کی تنقیص کرے یا اسے کسی ایسے وصف سے متصف کرے جو اس کے شایان شان نہیں' جیسے یہودی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بخیل ہے' اللہ تعالیٰ محتاج اور ہم مالدار ہیں، یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ بعض چیزیں نہیں جانتا

ہے، یا اسے بعض چیزوں پر قدرت نہیں ہے، یا اللہ کی صفات کا انکار کرے اور ان پر ایمان نہ لائے، تو ایسا شخص اپنے ان برے اقوال کے سبب مرتد ہے۔

یا مثال کے طور پر یہ کہے کہ اللہ نے ہم پر نماز فرض نہیں کی ہے تو یہ بھی دین اسلام سے خروج ہے، جو شخص یہ کہے کہ اللہ عزوجل نے نماز فرض نہیں کی تو ایسا شخص بالاجماع مرتد ہے' سوائے اس شخص کے جسے اس بات کا علم نہ ہو' وہ مسلمانوں سے دور ہو اور نہ جانتا ہو تو اسے اس کی تعلیم دی جائے گی، لیکن اگر بتانے کے باوجود وہ اسی پر مصر ہو تو کافر گردانا جائے گا، البتہ اگر وہ مسلمانوں کے درمیان رہتا ہو' اسے دینی مسائل کا علم ہو، اور کہے کہ نماز فرض نہیں ہے، تو ایسا شخص اسلام سے مرتد ہے' اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔

یا یہ کہے کہ لوگوں پر زکاۃ فرض نہیں ہے' یا یہ کہے کہ لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض نہیں ہیں' یا یہ کہے کہ استطاعت کے باوجود مسلمانوں پر حج فرض نہیں ہے' تو یہ ساری باتیں کہنے والا بالاجماع کافر گردانا جائے گا۔ اس

سے توبہ کرائی جائے گی، اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ قتل کردیا جائے گا- ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں- یہ ساری باتیں قولی (زبانی) ارتداد ہیں۔

۲- عملی ارتداد:

عملی ارتداد: جیسے نماز کا ترک کرنا، چنانچہ انسان کا نماز نہ پڑھنا خواہ وہ اس بات کا اقرار بھی کرتا ہو کہ نماز فرض ہے، لیکن نماز نہ پڑھتا ہو تو اہل علم کے صحیح ترین قول کے مطابق ایسا شخص مرتد ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة، فمن تركها فقد كفر"۔

ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد (فرق) ہے وہ نماز ہے، تو جس نے اسے ترک کردیا اس نے کفر کیا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے صحیح سند سے روایت کیا ہے(۱)، نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) مسند احمد، ۵/۳۴۶، سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ ==

"بين الرجل وبين الكفر والشرك ترك الصلاة"۔

آدمی اور کفر وشرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق (فاصلہ) ہے۔

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے(۱)۔

مشہور تابعی حضرت شقیق بن عبداللہ عقیلی رحمہ اللہ- جن کی جلالت شان مسلم ہے- فرماتے ہیں: "محمد ﷺ کے صحابہ اعمال میں سے کسی بھی چیز کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے" اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے(۲) اور اس کی سند صحیح ہے۔

یہ عملی ارتداد کی مثال ہے، یعنی نماز کو قصداً ترک کردینا۔

اور اسی قبیل سے یہ بھی ہے کہ کوئی قرآن کریم کی بے حرمتی کرے، اس کی بے ادبی کرتے ہوئے اس پر بیٹھے، یا جان بوجھ کر اس میں نجاست اور

== ۵/۱۴، حدیث (۲۶۲۱) وسنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، ۱/۲۳۱، ۲۳۲، حدیث (۳۶۳) وسنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، ۱/۳۴۲، حدیث (۱۰۷۹)، بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ، نیز دیکھئے: صحیح سنن ترمذی، ۳/۳۲۹۔

(۱) کتاب الایمان، باب اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، ۱/۸۸، حدیث (۸۲)۔

(۲) سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ، ۵/۱۴، حدیث (۲۶۲۲)۔

گندگی لگائے یا اس کی توہین کرتے ہوئے اسے اپنے پیروں سے روندے تو ایسا شخص ان اعمال کے سبب دین اسلام سے مرتد ہو جائے گا۔

عملی ارتداد کے ضمن میں یہ بھی ہے کہ کوئی اہل قبر کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ان کی قبروں کا طواف کرے، یا ان کے لئے یا جنوں کے لئے نماز پڑھے' یہ عملی ارتداد ہے، البتہ انہیں پکارنا' ان سے مدد طلب کرنا اور ان کے لئے نذر و نیاز کرنا قولی ارتداد ہے۔

اور جو شخص اللہ کی عبادت کی نیت سے قبروں کا طواف کرے' تو یہ دین اسلام میں بدترین قسم کی بدعت ہے' یہ ارتداد نہیں ہے بلکہ دین میں ایک گھناؤنی قسم کی بدعت ہے بشرطیکہ اس عمل سے اس کا ارادہ قبر والے کا تقرب حاصل کرنا نہ ہو بلکہ جہالت کی بنیاد پر اللہ کی قربت کے حصول کی خاطر ایسا کیا ہو۔

عملی ارتداد کے قبیل سے یہ بھی ہے کہ انسان غیر اللہ کے لئے (جانور) ذبح کرے اور قربانیوں کے ذریعہ غیر اللہ کی قربت حاصل کرے، اونٹ یا بکری یا مرغی یا گائے اہل قبر سے قربت اور ان کی عبادت کے غرض سے

ذبح کرے' یا جنوں کی عبادت کے لئے ذبح کرے' یا ستاروں کی قربت کی غرض سے ان کو ذبح کرے' ان تمام صورتوں میں چونکہ (جانور) غیر اللہ کے لئے ذبح کیا گیا ہے اس لئے وہ مردار اور حرام ہے' اور یہ عمل کفر اکبر ہے- ہم اللہ سے عافیت مانگتے ہیں- یہ ساری چیزیں ارتداد کی قسموں میں سے ہیں اور عملی نواقض ہیں۔

۳- اعتقادی ارتداد:

اعتقادی ارتداد کی قسموں میں سے انسان جن باتوں کا محض اپنے دل میں عقیدہ رکھے اس کو عملاً انجام نہ دے اور نہ زبان سے کہے یہ ہے کہ مثال کے طور پر وہ اپنے دل میں یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عزوجل محتاج اور فقیر ہے یا بخیل ہے یا ظالم ہے، گرچہ وہ اسے اپنی زبان سے نہ کہے اور نہ اسے عملاً انجام دے' محض اپنے اس فاسد عقیدہ ہی کی بنیاد پر مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافر ہو جائے گا۔

یا اپنے دل میں یہ عقیدہ رکھے کہ بعث (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا) اور نشور (میدان محشر میں اکٹھا کیا جانا) کوئی چیز نہیں اور اس سلسلہ

میں جو باتیں آتی یا بیان کی جاتی ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں' یا اپنے دل میں یہ عقیدہ رکھے کہ جنت یا جہنم کا کوئی وجود نہیں اور نہ ہی کسی دوسری زندگی کا کوئی تصور ہے' جب انسان ان باتوں کا دل میں عقیدہ رکھے خواہ زبان سے نہ بھی کہے تو - ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں- وہ کافر اور دین اسلام سے مرتد ہو جائے گا' اس کے سارے اعمال ضائع اور برباد ہو جائیں گے اور اس فاسد عقیدہ کی بنا پر اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

اسی طرح اگر وہ اپنے دل میں یہ عقیدہ رکھے- گرچہ زبان سے نہ بھی کہے- کہ محمد ﷺ سچے نبی نہیں ہیں، یا وہ آخری نبی نہیں ہیں' یا ان کے بعد بھی انبیاء مبعوث کئے جائیں گے' یا یہ عقیدہ رکھے کہ مسیلمہ کذاب سچا نبی تھا' تو ایسا شخص اس عقیدہ کی بنیاد پر کافر ہو جائے گا۔

یا اپنے دل میں یہ عقیدہ رکھے کہ نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ یا ان کے علاوہ دیگر انبیاء کرام سب کے سب جھوٹے تھے یا ان میں سے کوئی جھوٹا تھا' تو ایسا شخص دین اسلام سے مرتد ہو جائے گا۔

یا یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی اور کو پکارنے میں کوئی حرج

نہیں، جیسے انبیاء یا ان کے علاوہ دیگر لوگ' یا سورج اور ستارے یا ان کے علاوہ کوئی اور چیز، اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ عقیدہ رکھے تو وہ دین اسلام سے مرتد ہو جائے گا، کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ذلک بأن الله هو الحق وأن مايدعون من دونه هو الباطل﴾(۱)۔

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس کے علاوہ جسے یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وإلهكم إله واحدلا إله إلا هو الرحمن الرحيم﴾(۲)۔

اور تمہارا معبود حقیقی ایک ہی ہے جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

---

(۱) سورۃ الحج:۶۲۔

(۲) سورۃ البقرہ:۱۶۳۔

﴿إياک نعبد وإياک نستعين﴾ (١)۔
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔
نیز ارشاد ہے:
﴿وقضى ربک ألا تعبدوا إلا إياه﴾ (٢)۔
تمہارے رب نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔
نیز ارشاد ہے:
﴿فادعوا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون﴾ (٣)۔
لہٰذا اللہ کو پکارو اسی کے لئے دین کو خالص کرکے اگر چہ کافروں کو گراں گزرے۔
نیز ارشاد ہے:

(١) سورۃ الفاتحہ:٥۔
(٢) سورۃ الاسراء:٢٣۔
(٣) سورۃ المؤمن:١٤۔

﴿ولقد أوحي إليک وإلى الذين من قبلک لئن أشركت ليحبطن عملک ولتكونن من الخاسرين﴾ (١)۔
یقیناً آپ کی طرف اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان کی طرف وحی کی گئی تھی کہ اگر آپ نے (بھی) شرک کیا تو آپ کا عمل ضائع ہوجائے گا اور یقیناً آپ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔
اس معنیٰ کی آیات بے شمار ہیں۔
لہٰذا جس نے یہ گمان کیا یا عقیدہ رکھا کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی فرشتہ یا نبی یا درخت یا جن یا ان کے علاوہ کسی اور چیز کی عبادت کرنی جائز ہے تو ایسا شخص کافر ہے، اور اگر یہ بات وہ زبان سے بھی کہہ دے تو وہ بیک وقت قول اور عقیدہ دونوں کے اعتبار سے کافر ہوجائے گا، اور اگر وہ اس کام کو عملاً انجام بھی دے دے اور غیر اللہ کو پکارے اور غیر اللہ سے فریاد کرے تو قول، عمل اور عقیدہ ہر اعتبار سے کافر ہوجائے گا، ہم اللہ سے عافیت کا

(١) سورۃ الزمر:٦٥۔

سوال کرتے ہیں۔

اسی ضمن میں قبر پرستوں کے وہ اعمال بھی ہیں جنہیں آج کل وہ بہت سے ممالک میں مردوں کو پکارنے' ان سے فریاد کرنے اور ان سے مدد طلب کرنے کی شکل میں انجام دیتے ہیں، چنانچہ کوئی کہتا ہے: ''اے میرے سردار! مدد کیجئے' مدد کیجئے' اے میرے سردار! میری فریاد سن لیجئے' میری فریاد سن لیجئے، میں آپ کی پناہ میں ہوں' میرے مریض کو شفا دیجئے، میری کھوئی ہوئی چیز کو واپس لوٹا دیجئے، میرے دل کی اصلاح کر دیجئے''۔

وہ مردوں کو-جنھیں وہ اولیاء کا نام دیتے ہیں- پکارتے ہیں اور ان سے یہ سوالات کرتے ہیں، انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اس کے ساتھ غیروں کو شریک کیا، اللہ عزوجل کی شان عظمت اس سے بہت بلند ہے۔

چنانچہ یہ ساری چیزیں قول' عقیدہ اور عمل کا کفر ہیں۔

اور بعض لوگ دوری سے اور دور دراز شہروں اور ملکوں سے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے!...وغیرہ، اور بعض لوگ آپ کی قبر کے پاس آکر کہتے ہیں: یارسول اللہ! میرے بیمار کو شفا دیجئے، یارسول

اللہ! مدد کیجئے' مدد کیجئے' ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد کیجئے، ہم جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں آپ ان سے بخوبی واقف ہیں، لہٰذا ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرمائیے۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے' غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' یہ ساری چیزیں قول وعمل کا شرک ہیں، اور اگر انسان اس کے ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھے کہ ایسا کرنا جائز ہے' اس میں کوئی حرج نہیں' تو وہ ایسا شخص قول' عمل اور عقیدہ ہر اعتبار سے کافر ہو جائے گا، ہم اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

۴-شک کے ذریعہ ارتداد:

ہم نے (آپ کے سامنے) قول' عمل اور عقیدہ کے ذریعہ ہونے والا ارتداد پیش کیا، جہاں تک شک کے ذریعہ ارتداد کا مسئلہ ہے تو اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی کہے: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ حق ہے یا نہیں؟... مجھے شک ہے! تو ایسا شخص شک کی وجہ سے کافر ہے، یا یہ کہے کہ: میں نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ: مجھے نہیں معلوم

کہ جنت وجہنم حق ہیں یا نہیں؟... میں نہیں جانتا' مجھے شک ہے۔تو اس قسم کے آدمی سے توبہ کروائی جائے گی' اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے کفر کے سبب قتل کردیا جائے گا، کیونکہ اس نے ایک ایسی چیز کے بارے میں شک کیا ہے جو اسلام میں نص اور اجماع کے ذریعہ بدیہی طور پر معلوم ہے۔

جو شخص اپنے دین میں شک کرے اور کہے کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ حق ہے؟ یا رسول حق ہیں؟ وہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ یا یہ کہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ کیا وہ آخری نبی تھے؟ یا یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مسیلمہ جھوٹا تھا یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اسود عنسی ـ جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا ـ جھوٹا تھا یا نہیں؟ یہ تمام شکوک دین اسلام سے ارتداد کا سبب ہیں، ان کے مرتکب سے توبہ کرائی جائے گی اور اس کے سامنے حق کھول کھول کر بیان کیا جائے گا، اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا۔

اسی طرح اگر یہ کہے کہ مجھے نماز کے بارے میں شک ہے وہ واجب ہے یا نہیں؟ اور زکاۃ واجب ہے یا نہیں؟ اور ماہ رمضان کے روزں کے بارے میں شک ہے کہ کیا وہ واجب ہیں یا نہیں؟ یا استطاعت کے

باوجود حج کے بارے میں شک کرے کہ کیا وہ عمر میں ایک مرتبہ واجب ہے یا نہیں؟ تو یہ تمام شکوک کفر اکبر ہیں، ان کے مرتکب سے توبہ کرائی جائے گی، اگر توبہ کرلے اور ایمان لے آئے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

''من بدل دينه فاقتلوه''.

جو اپنا دین تبدیل کرلے اسے قتل کردو۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے(۱)۔

لہٰذا ان تمام باتوں یعنی نماز' زکاۃ' روزہ اور حج کے بارے میں یہ ایمان رکھنا واجب ہے کہ یہ حق ہیں اور تمام مسلمانوں پر شرعی شروط کی روشنی میں واجب ہیں(۲)۔

رہا عارضی وسوسہ اور دل کے کھٹکے، تو ان سے کوئی نقصان نہیں ہوتا

---

(۱) دیکھئے: حدیث (۳۰۱۷) اس کی تخریج ص (۷۹) میں گزر چکی ہے۔

(۲) دیکھئے: القوادح فی العقیدہ ووسائل السلامۃ منھا، از سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ، ص ۲۷ تا ۴۲، قدرے تصرف کے ساتھ۔

بشرطیکہ مومن انہیں دفع کرتا رہے اوران سے اظہار اطمینان نہ کرے اور وہ اس کے دل میں پیوست نہ ہونے پائیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''إن الله تجاوز لأمتي ما حدثت به أنفسها ما لم يتكلموا أويعملوا به''(۱)۔

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے نفس میں پیدا ہونے والے خیالات کومعاف کردیا ہے جب تک کہ وہ اسے کہہ نہ دیں یا اس پرعمل نہ کرلیں۔

اور ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ درج ذیل اعمال کرے:

۱-شیطان سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگے۔

۲-نفس میں پیدا ہونے والی چیزوں سے باز رہے(۲)۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس والخواطر بالقلب اذا لم تستقر، ۱/۱۱۶۔

(۱) متفق علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ، ۴/۱۱۰، حدیث (۳۲۷۶)، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان وما یقولہ من وجدھا، ۱/۱۰۲، حدیث (۱۳۴)۔

۳-اور یہ کہے: میں اللہ اوراس کے رسولوں پر ایمان لایا(۱)۔

دوسری قسم: دائرۂ کفر میں نہ داخل کرنے والی برائیاں:

یہ چیزیں ایمان کو کمزور اور اس میں نقص پیدا کرتی ہیں نیز اس کے مرتکب کو جہنم اور اللہ کے غیظ وغضب کا مستحق بناتی ہیں' لیکن ان کا مرتکب کافرنہیں ہوتا، جیسے سودخوری اور دیگر حرام امور مثلاً زناکاری اور بدعات کا ارتکاب' بشرطیکہ اس کا ایمان ہو کہ وہ حرام ہے' اسے حلال نہ سمجھے' اور اگر یہ عقیدہ ہو کہ ایسا کرنا حلال ہے تو وہ کافر ہوجائے گا، اس کے علاوہ دیگر اعمال جیسے نبی کریم ﷺ کی ولادت کی مناسبت سے جشن منانا' یہ ایک بدعت ہے جسے چوتھی صدی ہجری اور اس کے بعد میں لوگوں نے ایجاد کیا ہے' تو یہ تمام چیزیں عقیدہ کو مضمحل کرنے کا سبب ہیں' البتہ اگر میلاد کے اس جشن میں رسول کریم ﷺ سے فریاد کی جائے تو یہ بدعت کی پہلی قسم میں سے یعنی دین اسلام سے خارج کرنے والی ہوگی۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان وما یقولہ من وجدھا، ۱/۱۱۹، حدیث (۱۳۴)۔

اسی طرح دوسری قسم میں سے بدشگونی لینا بھی ہے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے، اللہ عزوجل نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قالوا اطيرنا بك وبمن معك قال طائركم عند الله بل أنتم قوم تفتنون﴾ (۱)۔

انھوں نے کہا: ہم تو تیری اور تیرے ساتھیوں کی بدشگونی لے رہے ہیں' (حضرت صالح علیہ السلام نے) فرمایا: تمہاری بدشگونی اللہ کے یہاں ہے' بلکہ تم فتنے میں پڑے ہوئے لوگ ہو۔

چنانچہ بدشگونی کفر سے کمتر شرک ہے... اسی طرح اسراء ومعراج کی شب میں جشن منانا بھی ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد'' (۲)۔

---

(۱) سورۃ النمل: ۴۷۔

(۲) متفق علیہ: صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود، ۲۲۲/۳، حدیث (۲۶۹۷)، صحیح مسلم، کتاب الاقضیہ، باب نقض الاحکام الباطلہ ومحدثات الامور، ۱۳۴۴/۳، حدیث (۷۱۸)۔

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ چیز مردود ہے۔

گفتگو مختصراً ختم ہوئی (۱)۔

پانچواں مطلب: کفر کے اثرات ونقصانات:

کفر کے بڑے خطرناک اثرات اور عظیم نقصانات ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱- دنیا اور آخرت کی ساری برائی کفر کے اثرات ونقصانات میں سے ہے۔

۲- کفر اپنے مرتکب کے لئے گمراہی کا سبب ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إن الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله قد ضلوا

---

(۱) القوادح فی العقیدہ، از علامہ ابن باز، یہ دراصل ایک تقریر ہے جسے موصوف نے جامع کبیر میں ماہ صفر ۱۴۰۳ھ میں کی تھی، یہ تقریر میری پرسنل لائبریری میں ریکارڈ شدہ موجود ہے، الحمد للہ بعد میں یہ تقریر ۱۴۱۶ھ میں ''القوادح فی العقیدۃ ووسائل السلامۃ منھا'' کے نام سے کتابچہ کی شکل میں شائع بھی ہوئی، اس کی اشاعت اور مولف پر پیش کرنے کا اہتمام شیخ خالد بن عبدالرحمٰن الشایع نے کیا، اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

ضلالاً بعيداً﴾(۱)۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اوروں کو روکا وہ یقیناً گمراہی میں دور نکل گئے۔

۳-کفر اکبر کا مرتکب اگر اسی حالت میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہ فرمائے گا، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿إن الذين كفروا وظلموا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم طريقا إلا طريق جهنم خالدين فيها أبداً وكان ذلک على الله يسيراً﴾(۲)۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے گا۔ سوائے جہنم کی راہ کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش پڑے رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے۔

۴-کفر ذلت ورسوائی کا سب سے بڑا سبب ہے، ارشاد باری ہے:

(۱) سورة النساء: ۱۶۷۔

(۲) سورة النساء: ۱۶۸، ۱۶۹۔

﴿وأن الله مخزي الكافرين﴾(۱)۔

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

۵- کافر کے لئے اللہ تعالیٰ جہنم واجب کردیتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿والذين كفروا لهم نار جهنم لا يقضى عليهم فيموتوا ولا يخفف عنهم من عذابها كذلک نجزي كل كفورٍ﴾(۲)۔

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے جہنم کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مرجائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا، ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

۶-کفر سارے اعمال کو مٹا دیتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وقدمنا إلى ماعملوا من عمل فجعلناه هباء

(۱) سورة التوبہ: ۲۔

(۲) سورة فاطر: ۳۶۔

منثوراً﴾(۱)۔
اورانھوں نے جواعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کرانہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا۔

نیز ارشاد ہے:

﴿ومن يكفر بالإيمان فقد حبط عمله وهو في الآخرة من الخاسرين﴾(۲)۔

اور جو ایمان کے ساتھ کفر کرے اس کے سارے اعمال ضائع ہوگئے اوروہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

نیز ارشاد ہے:

﴿والذين كفروا أعمالهم كسرابٍ بقيعةٍ يحسبه الظمآن ماءً حتى إذا جاء ه لم يجده شيئاً ووجد الله عنده فوفاه حسابه والله سريع الحساب﴾(۳)۔

(۱)سورۃ الفرقان:۲۳۔
(۲)سورۃ المائدہ:۵۔
(۳)سورۃ النور:۳۹۔

اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پا تا' ہاں اللہ کو اپنے پاس پا تا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے،اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کردینے والا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿مثل الذين كفروا بربهم أعمالهم كرماد اشتدت به الريح في يوم عاصف لا يقدرون مما كسبوا على شيء ذلک هو الضلال البعيد﴾(۱)۔

ان لوگوں کی مثال جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا' ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے' جو بھی انھوں نے کیا ان میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے' یہی دور کی گمراہی ہے۔

(۱)سورۃ ابراہیم:۱۸۔

۷-کفر ہمیشہ کے لئے جہنم واجب کر دیتا ہے' اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿کذلک یریهم الله أعمالهم حسراتٍ علیهم وما هم بخارجین من النار﴾(۱)۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال دکھائے گا انہیں حسرت دلانے کے لئے، اور یہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے۔

۸-کفر اللہ کے دربار سے دھتکارے جانے اور اس کی رحمت سے دور کئے جانے کا سبب ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد ہے:

﴿إن الله لعن الکافرین وأعد لهم سعیراً﴾(۲)۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھا ہے۔

۹-کفر اللہ کے غضب اور اس کے دردناک عذاب کا عظیم ترین سبب ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

(۱) سورۃ البقرہ: ۱۶۷۔

(۲) سورۃ الاحزاب: ۶۴۔

﴿ولکن من شرح بالکفر صدراً فعلیهم غضب من الله ولهم عذاب عظیم﴾(۱)۔

لیکن جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

۱۰-کفر کافر کے سینے کو سب سے زیادہ تنگ بنا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ومن یرد أن یضله یجعل صدره ضیقاً حرجاً کأنما یصعد في السماء کذلک یجعل الله الرجس علی الذین لا یؤمنون﴾(۲)۔

اور اللہ جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے۔

---

(۱) سورۃ النحل: ۱۰۶۔

(۲) سورۃ الانعام: ۱۲۵۔

۱۱-کفر دل پر مہر لگا دیتا ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وقولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم فلايؤمنون إلا قليلا﴾ (۱)۔

اور اس سبب سے کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے، حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے' اس لئے وہ بہت ہی تھوڑا ایمان لاتے ہیں۔

۱۲-کفر اکبر جہاد کے ذریعہ یا مسلمانوں کے حکام کے ذریعہ جان و مال کو حلال کر دیتا ہے۔

۱۳ -کفر اکبر کافر اور مومنوں کے درمیان عداوت و دشمنی کو واجب کر دیتا ہے، لہٰذا مومنوں کے لئے اس سے محبت اور دوستی رکھنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔

۱۴-کفر اصغر ایمان میں کمی پیدا کرتا ہے اور اسے کمزور کر دیتا ہے، اور اس کا مرتکب اگر اس سے توبہ نہ کرے تو اس بات کا بڑا اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ

(۱) سورۃ النساء:۱۵۵۔

اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب اور اس کے دردناک عذاب کا شکار ہو جائے' اور یہ معاصی کے قبیل سے ہے(۱)۔

(۱) دیکھئے: فتاویٰ شیخ علامہ ابن باز رحمہ اللہ، ۴/۲۰، ۴۵۔

فہرست مضامین